صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15 اپریل 2011، بمطابق 11 جمادی الاوّل 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالعَصرِO اِنَّ الاِنسٰنَ لَفِی خُسرٍO اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوا بِالحَقِّ وَتَوَاصَوا بِالصَّبرِ۔ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم۔

(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر 101۔

* 101 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں نئی صنعتیں لگانے کی منظوری یا این او سی دیتا ہے؛

(ب) صوبے میں صنعتوں کی بہتری اور نئی صنعتیں لگانے کیلئے کیامراعات اور اقدامات کیے گئے ہیں؛ گزشتہ پانچ سالوں کی سالانہ اوسط صنعت وائز اور ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) وفاق سے اجازت لینے کیلئے کتنے کیسوں کی سفارش کی گئی ہے اور گزشتہ پانچ سالوں کے دوران وفاق کے پاس کتنے کیسز التواء میں پڑے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ(وزیر صنعت و حرفت): (الف) جی نہیں، محکمہ صنعت سے صنعتوں کے قیام کیلئے منظوری یا این او سی لینے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ وفاقی حکومت نے صنعتیں لگانے کیلئے این او سی کی شرط ختم کر دی ہے۔ ماسوائے وہ صنعتیں جو کہ کرنسی نوٹوں کی چھپائی، تابکار مواد، دھماکہ خیز مواد، اسلحہ سازی اور الکوحل سے متعلق ہو، ان کی منظوری یا این او سی وفاقی حکومت کی اجازت سے مشروط ہے۔

(ب) جی ہاں، موجودہ حکومت صوبے میں صنعتوں کی بہتری کیلئے وفاقی حکومت سے خصوصی ترغیبات کے حصول کیلئے کوششیں کر رہی ہے جس کے نتیجے میں وزیر اعظم پاکستان نے اعلان پشاور میں ان ترغیبات کا اعلان کیا جن میں چیدہ چیدہ ترغیبات ذیل میں دیئے ہیں:

(1) دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کیلئے مئی تا ستمبر 2009 تک تمام یوٹیلٹی بلز معاف کر دیئے۔

(2) ٹیکس گوشوارے جمع کرنے کی تاریخ میں 31 جنوری سے 30 جون 2010 تک توسیع دی گئی۔

(3) ٹیکسوں کو جمع کرنے کی تاریخ میں توسیع دی گئی۔

(4) دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کی ایکسائز ڈیوٹی میں مکمل چھوٹ دی گئی ہے جبکہ نیم متاثرہ علاقوں کو 50% پر رعایت دی گئی ہے۔

(5) کاروباری طبقہ کو یوٹیلٹی بلز میں سیلز ٹیکس اور 'ودہولڈنگ' ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔

(6) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کیلئے کم شرح سود پر قرضے دیئے جائیں گے۔ اس پیکج میں بہتری کیلئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے رابطے میں ہے۔ اس کے علاوہ ایس ڈی اے اور ایس

آئی ڈی بی موجودہ صنعتی بستیوں میں سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور نئی صنعتی بستیوں کے قیام پر کام کر رہے ہیں، نیز صوبائی حکومت نے 2005-06 کے بجٹ میں صنعتی بستیوں میں واقع صنعتوں کو پانچ سال کیلئے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا تھا جس میں مزید توسیع کی جارہی ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے میں چالیس نئے کارخانے لگ گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں بننے والے نئے کارخانوں کی تفصیل:

نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع	نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع
1	طیب بیوریجز	پشاور	21	میسرز مجاہد سٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ	ہری پور
2	زہیل فارما	پشاور	22	اے۔آر پروسیسنگ انڈسٹری	ہری پور
3	اوساکا کارپوریشن	پشاور	23	میسرز اسلام آباد سٹیل	ہری پور
4	میسرز پرائیم فارما	پشاور	24	میسرز جنومن فارما	ہری پور
5	میسرز داود فوڈ	پشاور	25	میسرز نمبرہ سٹیل	ہری پور
6	میسرز ٹوسٹار میچ	پشاور	26	میسرز مروہ سٹیل	صوابی
7	میسرز ٹاپ سٹار میچ	پشاور	27	میسرز ناظم سٹیل	صوابی
8	میسرز فرانٹئیر میچ	پشاور	28	میسرز آرجے سٹیل ملز	صوابی
9	میسرز شیر میچ	پشاور	29	میسرز جعفر انڈسٹریز	صوابی
10	آرے سٹیل ملز	پشاور	30	میسرز ویدر فولڈ فارما	صوابی
11	میسرز انٹر نیشنل پیکجز	پشاور	31	میسرز الفا پامب	صوابی
12	میسرز وینس میچ	پشاور	32	میسرز تربیلہ سٹیل مل	صوابی
13	میسرز امین فرنیچرز	پشاور	33	میسرز چامنگ فلور ملز	صوابی
14	میسرز ولی فرنیچرز	پشاور	34	میسرز تربیلہ ماربل	صوابی
15	میسرز سٹی آرمز	پشاور	35	میسرز خالد ماربل	صوابی
16	میسرز رائیل آرمز	پشاور	36	میسرز صوابی ماربل	صوابی
17	زاہد اینڈ ہارون آرمز	پشاور	37	میسرز اتمان کولڈ سٹوریج	صوابی
18	پاکستان	پشاور	38	میسرز اے کے کیمیکل سٹوریج	صوابی

	آرمزا انجینئرنگ				
19	نیو پشاور فلور ملز	پشاور	39	میسرز زر حمان سلک	صوابی
20	میسرز پولی انڈسٹری	ہری پور	40	میسرز ولید ماربل	صوابی

(ج) جی نہیں، چونکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ خود کارخانے نہیں لگاتی بلکہ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔اس سلسلے میں وفاق سے کسی کیس کی سفارش نہیں کی گئی اور نہ کوئی کیس زیر التواء ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ بی بی؟

محترمہ نور سحر: جی۔جناب سپیکر صاحب، میں نے ان سے یہ پوچھنا ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں وفاقی حکومت سے این او سی نہیں دی گئی ہے، وفاق کی طرف سے پابندی ہے، ان کا مطلب ہے توان کے پاسNegative listہے، وفاق کی طرف سے ان پر جو پابندی لگائی گئی ہے توان کے پاس Negative listہے ؟انہوں نے تو کوئیNegative list provideنہیں کی جس سے ان پر پابندی لگائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو شرط ختم کر دی گئی ہے۔

محترمہ نور سحر: سر!

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری سوال؟ یو منٹ جی۔ تاسو مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔اس بات کا تو اعتراف ہے کہ ہمارے صوبے کے حالات امن کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہیں اور اس کا زیادہEffectجو ہوتا ہے، وہ ظاہر ہے صنعت و حرفت کے محکمے پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: سوال کیا ہے جی؟

مفتی کفایت اللہ: سوال یہ ہے کہ جس طرح وہ اہداف وصول کرنے چاہیئے تھے، وہ اہداف وصول نہیں کیے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ دہشت گردی کے نام پر جو جنگ ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ ہم فنڈ لیتے اس کیلئے، ایسا نہیں ہوا تو اگر وزیر صاحب بتادیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی مفتی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اودریږه جی، دا منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے کچھ انڈسٹریز کے نام لکھے ہیں کہ ان کو وفاق این او سی دیتا ہے۔ میرا کوئسچن سر منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ کیا اس لسٹ میں شوگر انڈسٹری بھی شامل ہے، کہ اس پر بھی کوئی پابندی ہے کہ نہیں سر؟

جناب سپیکر: جی سکندر خان شیر پاؤ صاحب، شوگر انڈسٹری۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ زما د وزیر صاحب نه دا سپیلیمنټری کوئسچن دے جی، اردو میں، میرا یہ سپلیمنٹری سوال ہے جناب کہ جز(ب) میں انہوں نے وزیراعظم صاحب کی طرف سے جو مراعات کے پیکج کا ذکر کیا ہے اور اس میں ذکر کیا ہے کہ مختلف مراعات دی گئی ہیں صوبے کو، اس پیکج کے نتیجے میں کتنی بہتری آئی ہے، کتنے نئے کارخانے لگے ہیں اور کتنا فرق پڑا ہے؟ اس کا ذرا اگر ہمیں بتائیں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Industries, please.

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے تو نور سحر بی بی نے جو فرمایا، اس میں میں وضاحت کرتا چلوں کہ ہم صوبے میں کسی قسم کی کوئی این او سی نہیں دیتے کیونکہ این او سی کا انتظام فیڈرل گورنمنٹ نے ختم کر دیا تھا، ہم صرف یہ کرتے ہیں کہ جب پلاٹ الاٹمنٹ کی جاتی ہے Industrialist کو، اس وقت وہ اپنی پلاٹ الاٹمنٹ کی درخواست کے ساتھ فزیبلٹی Put up کرتا ہے، اس فزیبلٹی کو ہم چیک کرتے ہیں، اگر وہ فزیبل ہوتی ہے تو ہم اسے پلاٹ الاٹمنٹ کر دیتے ہیں اور پھر Within three years اس نے اپنا کارخانہ لگانا ہوتا ہے، این او سی نہیں دیتے بلکہ ہم صرف فزیبلٹی چیک کرتے ہیں۔ دوسری بات جو آپ نے Negative list کی کی تو صاف طور پر اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کرنسی نوٹوں کی چھپائی، تابکاری مواد، دھماکہ خیز مواد، اسلحہ سازی اور الکوحل سے متعلق ہو تو ان کی این او سی جو ہے، فیڈرل گورنمنٹ سے لینا پڑتی ہے، یہ ہماری Negative list کے اندر ہے۔ تیسری بات جو آپ نے فرمائی شوگر کے بارے میں، تو شوگر انڈسٹریز جو ہے، وہ فیڈرل سبجیکٹ ہے، اس کی ہم این او سی نہیں دیتے، ہم اس کیلئے پلاٹس کی الاٹمنٹ کرتے ہیں لیکن اس کی اجازت جو ہے، وہ Negative list کے اندر نہیں ہے لیکن وہ نمبر آف انڈسٹریز کے مطابق وفاق اس کی اجازت دیتا ہے کہ شوگر انڈسٹریز مزید لگائی جا سکتی ہیں اور آپ نے بات کی جو پرائم منسٹر پیکج کے بارے میں، تو اس کے اوپر کافی سارا کام ہو چکا ہے جی، کافی سارے اس کے ایس آر اوز جاری ہو چکے ہیں اور اس کے اوپر کام ہو رہا ہے۔ گو کہ کوئی نئی

انڈسٹری اس کی وجہ سے نہیں لگی ہے، ابھی تک ہمارے ہاں کیونکہ ہمارے جو ابھی حالات ہیں، وہ نئی انڈسٹری لگنے کے قابل نہیں ہیں، نئی انڈسٹری لگی نہیں ہے لیکن آپ کی جو Running Industries ہیں، اس میں کافی زیادہ بہتری آئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ Running Industries میں بہتری آنے کی وجہ سے نئی انڈسٹریز بھی لگنا شروع ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تھینک یو جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرا، سپلیمنٹری تو ہو گئے بس۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں منسٹر صاحب سے ایک وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میری اسی ڈیپارٹمنٹ پر ایک Application پڑی ہوئی ہے کہ میں ایک Extension چاہتا ہوں سر، ایک نئے شوگر مل کی Extension، تو اس کے سلسلے میں وہ ابھی تک ان کے پاس پینڈنگ پڑی ہے۔ وہ Objection لگا رہے ہیں اور میرے خیال میں ابھی تک ان کے پاس پڑی ہے، اگر این او سی کی ضرورت نہیں ہے تو کوئی مجھے Extension یا ان کو Extension کیوں نہیں مل رہی؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ ذرا، پھر کیا۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: میں نے منسٹر سے پوچھا ہے کہ یہ باقاعدہ Negative list جاری ہوتی ہے، جس وقت این او سی کا مسئلہ آتا ہے تو ایک باقاعدہ Negative list ان کو جاری ہوتی ہے۔ اگر ان کے پاس وفاق کی طرف سے Negative list نہیں ہے تو کیا ان کے پاس Provincial Negative list ہے جو 92ء میں ان کو ایشو ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر صنعت و حرفت: پہلے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کا یہ کیس میرے علم میں نہیں ہے، آپ سے میں گزارش کروں گا کہ آپ اسمبلی کے بعد مجھ سے ڈسکس کر لیں، اس وقت کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ ہو گا تو ہم بیٹھ کر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسرا جو نور سحر بی بی نے کہا کہ Negative list ہمارے پاس وفاق کی طرف سے اور صوبے کی طرف

سے بھی موجود ہے اور جو فزیبلٹی انڈسٹریز کیلئے آتی ہے، اس فزیبلٹی کو Negative list کے ساتھ چیک کیا جاتا ہے کہ وہ Negative list میں ہو تو پھر ہم اس کی اجازت، پلاٹ الاٹمنٹ ہی ہم نہیں کرتے تو Negative list ہمارے پاس موجود ہے اور اس کے مطابق ہی فزیبلٹی چیک کی جاتی ہے۔

محترمہ نور سحر: یہ سن 92ء میں Negative list ایشو کی گئی ہے اس پر اور ابھی اس کو بیس سال ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو ایک Negative list فراہم کی جائے۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، میں چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو بی بی! اور کیا چاہتی ہیں آپ؟

محترمہ نور سحر: بائیس سال گزر گئے ہیں تو محکمہ ہمارے اس منصوبے کیلئے کہ اتنے، بیس / بائیس سال سے جو این او سی انہوں نے Provide نہیں کرنی ہے، اس میں اور صنعتیں نہیں لگانی ہیں، بس ادھر کے ادھر ہی ہم رہیں گے جب سے یہ 92ء میں یہ Negative list ایشو ہوئی تھی، اس کیلئے ہم کوئی ہاتھ پاؤں نہیں ماریں گے، بس اسی طرح بیٹھے رہیں گے کہ جب تک ہمیں وہاں سے این او سی نہیں ملے گی؟ یہ تو غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: کہاں سے این او سی نہیں ملے گی؟

محترمہ نور سحر: سر، ہمارا اتنا غریب صوبہ ہے، اس میں ڈیویلپمنٹ ہونی چاہیئے، ایک نئی ڈیویلپمنٹ، یہ تو اگر اپنی گورنمنٹ سے ڈیمانڈ نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ کسی اور طرف جا رہی ہے شاہ صاحب، یہ کوہاٹ ڈویژن میں جو آپ کو پہلے بھی بتایا گیا تھا کہ اس میں کچھ سروے کریں، گیس ادھر نکلی ہے، فیڈرل گورنمنٹ بھی چاہ رہی ہے، اس سروے میں کچھ آپ کی پیش رفت ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی ہے؟

وزیر صنعت و حرفت: جی سر۔ ایسا ہے کہ Negative list پر میں پہلے مطمئن ان کو کر دوں۔

جناب سپیکر: تو وہ لسٹ ان کو دی جائے نا۔

وزیر صنعت و حرفت: Negative list کو بدلنا اور نئے کارخانے لگانا، اس میں بڑا فرق ہے۔ Negative list کے کارخانوں کو ہم وفاق کی اجازت کے بغیر اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ Negative list کی کوئی Importance ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی کارخانہ لگانا چاہتا ہے تو ہم اس کو

زیادہ سے زیادہ Facilitate کرتے ہیں تاکہ مزید کارخانے ہمارے صوبے کے اندر آئیں اور جو کرک اور کوہاٹ کی ہم نے بات کی ہے تو ہمارے پریذیڈنٹ پاکستان، جناب آصف علی زرداری صاحب نے بھی یہ وعدہ فرمایا ہے کہ کرک میں ایک ایسا انڈسٹریل زون بنایا جائے جس میں کرک کی جو گیس ہے، اس کے ذریعے پاور جنریشن وہاں پر کی جائے اور وہاں پر ایک انڈسٹریل سٹیٹ قائم کی جائے جس کا آپ نے بھی مجھے حکم صادر فرمایا تھا کہ اس کے اوپر کام کریں، تو آج سے کوئی تین دن پہلے ہماری ٹیم جو ہے، کوہاٹ اور کرک گئی ہے اور دونوں جگہوں پر ہم نے انڈسٹریل سٹیٹ قائم کرنے کیلئے جگہ دیکھی ہے، وہ ہمارے پراسس میں ہے اور بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ جگہ Identify کرکے ہم وہاں پر ایک ایسی انڈسٹریل سٹیٹ قائم کریں گے کرک میں، جس سے گیس سے جنریشن ہو اور وہ سستی بھی پڑے اور زیادہ سے زیادہ کارخانے وہاں پر لگیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, thank you ji.

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> سر، اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں نثار گل صاحب، ضمنی کوسچین۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، آپ نے کہا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ لمبا ہو گیا لیکن خیر ہے۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> جی بڑا اہم سوال ہے سر، جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا، آپ نے بھی فرمایا تھا کہ زرداری صاحب 'انٹرسٹڈ' ہیں کہ جنوبی اضلاع میں اور Specially کرک اور کوہاٹ میں کارخانے بن جائیں اور میرے خیال میں آپ نے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں کسی وقت، مناسب موقع پر کرک جاؤں گا اور ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ تین دن پہلے ٹیم بھی گئی ہے، معائنے والی ٹیم بھی گئی ہے۔ جناب سپیکر، ہم عوامی نمائندے ہیں، بلکہ میں تو اس کا ممبر بھی ہوں، ادھر بھی اور گھر میں بھی ساتھ ہی رہتے ہیں اکٹھے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ کرک کو ٹیم بھجوائی ہے نہ ملک قاسم صاحب کو پتہ ہے، تو یہ کس طرح لوگوں کے ساتھ Contact کرے گی کہ وہ کوئی جگہ بنے گی؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ عوامی نمائندوں سے مل کر کے ایک جگہ منتخب ہو تو پھر اچھا ہو گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ چھپ چھپ کر پھرتے ہیں۔ ایس ڈی اے والوں نے اس میں کوئی اتنی اچھی پرفارمنس نہیں دکھائی تو وہ جائیں گے بھی تو تھوڑا چپکے چپکے سے جائیں گے۔

<u>وزیر صنعت و حرفت:</u> دراصل ہمارا، میں عرض کرتا چلوں کہ ہمارا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صنعت و حرفت: کہ ہمارا یہ ہے کہ پہلے ہم اپنے کنسلٹنٹس کو بھیجتے ہیں اور جو وہاں پر کارخانہ کیلئے فزیبل جگہیں ہوتی ہیں، تین چار جگہیں، وہاں پہ اس کو کر لیا جاتا ہے۔اس کے بعد جو فائنل راؤنڈ وہاں پر جاتا ہے اور دوبارہ سلیکشن ہوتی ہے تو اس میں ہم وہاں کے نمائندوں کو بھی ساتھ رکھتے ہیں اور جو ہمارے حساب سے فزیبل جگہ ہوتی ہے، ان سے مشورہ کیا جاتا ہے کہ ان جگہوں میں کونسی جگہ زیادہ مناسب ہے جس کا انتخاب کیا جا سکے، تو میں انشاء اللہ اپنے ایم پی ایز حضرات کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جب دوبارہ ہماری ٹیم جائیگی تو ہمارے نمائندوں کے ساتھ ملکر کام کرے گی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

محترمہ نور سحر: سر، دا کوئسچن کمیټئ ته ریفر کړئ چه-----

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، کوئسچن نمبر 55۔ایسے ہر سوال کمیٹی کو نہیں ریفر کیا جاتا جب تک کوئی Valid point نہ ہو اور آپ کو منسٹر صاحب کی طرف سے، کسی بھی گورنمنٹ کے نمائندے کی طرف سے صحیح جواب نہ ملے تو پھر یہ ریکویسٹ کیا کریں۔اتنا اچھا جواب آنے کے بعد بھی آپ ہر چیز کمیٹی کو ریفر کرتے ہیں۔جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

* 55 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع مانسہرہ میں ہر حلقہ پٹوار کیلئے آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ مختص ہے؛

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار حلقے ہیں، ان حلقوں میں کتنے پٹوار حلقہ جات آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں اور کتنے پٹوار حلقہ جات مطلوبہ رقبہ سے کم یا زیادہ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیر مال): (الف) جی نہیں۔

(ب) ضلع مانسہرہ ننانوے پٹوار حلقوں پر مشتمل ہے جس میں تحصیل مانسہرہ میں اکسٹھ پٹوار حلقہ جات ہیں جبکہ تحصیل بالاکوٹ اٹھارہ اور تحصیل اوگی میں بیس حلقہ پٹوار ہیں۔

(1) تحصیل اوگی میں کوئی پٹوار حلقہ آٹھ ہزار یا زائد ایکڑ رقبہ پر مشتمل نہیں ہے۔

(2) تحصیل بالاکوٹ میں آٹھ پٹوار حلقہ جات آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ سے زائد ہیں، باقی حلقہ جات کا رقبہ آٹھ ہزار ایکڑ سے کم ہے۔

(3) تحصیل مانسہرہ میں دو پٹوار حلقہ جات آٹھ ہزار ایکڑ سے زائد ہیں، باقی حلقہ جات کم رقبہ پر مشتمل ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، اچھی انفارمیشن دیں انہوں نے، البتہ ایک سوال ہے ضمنی طور پر کہ وہ۔

جناب سپیکر: جی، دیکھنے ۔۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں جی ایک سپلیمنٹری یہ ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک پٹوار حلقہ بہت لمبا ہوتا ہے، بعض اوقات ایک بہت چھوٹا ہوتا ہے تو اس میں توازن نہیں ہوتا، تو میں یہ انفارمیشن لے رہا تھا، یہ تو انہوں نے دے دی ہیں، اب یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کو متوازن بنانے کیلئے، توازن برقرار رکھنے کا کوئی آپ کا ارادہ ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل ریونیو منسٹر صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): شکریہ سر۔ سر، یہ Actual اس کیلئے صرف آٹھ ہزار ایکڑ نہیں ہوتے، اس میں دو تین چیزیں اور بھی Involve ہوتی ہیں، ان کو دیکھ کر یہ پٹوار حلقے چھوٹے اور بڑے بنتے ہیں جی، اور اگر یہ تفصیل دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ دیکھ چکے کہ اس میں کاشت کار قبہ جو ہوتا ہے، یہ مواضعات کے مطابق ہوتا ہے تو اس کے نمبر آف مواضعات جو ہوتے ہیں، اس پہ ہوتا ہے۔ اگر ان کو کوئی مزید تفصیل چاہیئے تو آکر میرے پاس بیٹھ کر میں ان کو دے دونگا جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mufti Kifayatullah Sahib, again.

* 56 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف مقدمات موجود ہیں؛

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف شکایات پر عدالتوں میں مقدمات درج کیے گئے ہیں؛

(ج) آیا محکمہ نے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کی ہے، ہر ایک کی تفصیل ائر وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز عدالت کے فیصلہ شدہ اور زیر التواء کیسز کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں بیالیس پٹواریوں اور نو تحصیلداروں کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن نے مقدمات درج کیے ہیں۔

(ج) ضلع چارسدہ میں 2010ء میں ایک پٹواری کو ضلعی ریونیو افسر نے محکمانہ کارروائی کر کے ملازمت سے برطرف کیا ہے۔ اسی طرح ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک تحصیلدار کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو کر اس کی تین سالانہ انکریمنٹ بند کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښې شته؟

مفتی کفایت اللہ: اس میں سپلیمنٹری یہ ہے جی، میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ہمارے ہاں محکمہ پٹوار میں، مال میں جزاء و سزا کا کوئی تصور ہے یا نہیں ہے؟ تو انہوں نے مجھے Formality پوری کرنے کیلئے کہا ہے، بیالیس پٹواری اور نو تحصیلدار لیکن ان کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور نیچے جو (ج) جز کے اندر یہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، برطرف کیا ہے تو وہ کونسی چیز مانع ہے جو ان لوگوں کے خلاف آپ کو کارروائی نہیں کرنے دیتی؟

وزیر مال: سر، یہ بیالیس پٹواری اور نو تحصیلداروں کے خلاف انٹی کرپشن میں کیسز ہوئے ہیں، باقی محکمہ کارروائی کرتا ہے اس میں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر مال: ہر ایک محکمہ، جو جو انٹی کرپشن کے کیسز ہیں، ان پر وہ بھی انکوائری کرتا رہتا ہے۔ جس میں ہم نے لکھا ہے کہ ابھی تک ایک تحصیلدار ڈی آئی خان میں، اس میں اس کی غلطیاں ثابت ہوئیں، ان کی تین انکریمنٹس بند ہوئیں اور ایک پٹواری کو برطرف کیا گیا تو باقی پر بھی ان کے وہ ہو رہا ہے کیونکہ انٹی کرپشن تو ہر چیز پر کیس رجسٹر کرتا ہے، جب تک ثابت نہ ہو تو اس کے خلاف کچھ نہیں ہوتا جی۔

جناب سپیکر: یہ اس سے بھی ظاہر ہے مفتی صاحب، کہ ایک ضلع میں آپ کے بیالیس پٹواریوں اور نو تحصیلدار، یا کہ پورے صوبے میں ان کے خلاف ہوئی ہے؟

وزیر مال: نہیں سر، پورے صوبے میں یہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پورے صوبے میں جو ہے، صرف ایک پٹواری کو برطرف کیا گیا ہے تو مطلب ہے کہ-----

ایک آواز: جو بعد میں بحال ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: بحال ہو جاتا ہے؟ صرف ایک پٹواری، وہ تین دن ایسے پہلے بھی ضائع، ضائع تو نہ ہوئے، یہ آج پھر آئے گا، باقی پٹواریوں کا ذکر ادھر اس میں کر دیا۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، Again، سوال نمبر 57۔

* 57 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع مانسہرہ میں حسب ضرورت پٹواری بھرتی کیے گئے ہیں;

(ب) سال 2002 سے اب تک کتنے پٹواری بھرتی کیے گئے ہیں، ان کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے;

(ج) مذکورہ سالوں میں بھرتی ہونے والے پٹواریوں کے نام، ولدیت، سکونت اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع مانسہرہ میں سال 2002 سے اب تک پچپن پٹواری بھرتی کیے گئے ہیں۔ میرٹ لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ آپ کا بھی اور شکریہ وزیر صاحب کا بھی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Again Mufti Sahib.

* 58 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع مانسہرہ کی حدود صوبہ گلگت بلتستان (شمالی علاقہ جات) سے ملحق ہیں;

(ب) آیا ضلع مانسہرہ اور گلگت (بلتستان) کے درمیان کوئی متنازعہ علاقہ ہے، متنازعہ علاقہ کا رقبہ کتنا ہے اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے;

(ج) حکومت نے اس متنازعہ علاقہ کو حل کرنے اور اپنا حق جتانے کیلئے کیا اقدامات کیے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع چلاس کے باسی بابو سر ٹاپ سے جل کھڈ تک کے علاقہ کو اپنی حدود وملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ یہ علاقہ ضلع مانسہرہ کا حصہ ہے اور کاغذات مال میں بھی اندراج ہے۔ ضلع چلاس والے اپنے دعوے کو صحیح ثابت کرنے کیلئے گیٹی داس میں وقتاً فوقتاً پولو میچ کراتے رہے ہیں۔

(ج) حکومت نے پچھلے دو سالوں سے چلاسیوں کو پولو میچ منعقد نہیں کرنے دیا۔ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ موسم گرما میں سیزنل پولیس چوکی بابو سرٹاپ پر قائم کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اس میں جی ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> یہ جو حدود متعین ہوتی ہیں، اس کے بارے میں ہمارے ہاں ہزارہ کے ساتھ، ضلع مانسہرہ کے ساتھ گلگت اور بلتستان کی حدود ہیں، ہر سال وہاں لڑائی کی کیفیت ہوتی ہے۔ ایک علاقہ ہے، وہ احمد حسین شاہ صاحب اس علاقے سے زیادہ بہتر واقف ہیں، ان کا تعلق بھی اسی حلقے سے ہے، ایک علاقہ ہے، وہ ضلع مانسہرہ میں ہے تو گلگت دیامیر والے اس پر اپنا حق جتاتے ہیں۔ وہ جس پر حق جتاتے ہیں تو وہاں پولو کا میچ ہوتا ہے، وہاں پر اپنی Activities کرتے ہیں تو جس طرح وہ اپنا حق جتاتے ہیں، اس طرح ہمارا صوبہ اپنا حق نہیں جتاتا، تو ہم نے ایک ایک انچ کیلئے لڑنا ہے، تو میں محترم سے کہوں گا کہ جو تفصیلات آپ نے فراہم کی ہیں، وہ قابل اطمینان نہیں ہیں، اس میں کوئی مزید اطمینان بتایا جاسکے تاکہ ہمارا علاقہ گلگت دیامیر بلتستان کے صوبے میں ضم نہ ہو جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Minister for Revenue.

<u>وزیر مال:</u> سر، ایسی کوئی بات نہیں ہے، جو ہم اپنا علاقہ سمجھتے ہیں، ہم نے ان کو روکا ہوا ہے، وہاں اب نہیں ہو رہا ہے، وہ لوگ راضی نہیں ہو رہے اور ہم نے پولیس کو بھی حکم دیا ہوا ہے کہ اس علاقے میں ان کو قبضہ کرنے نہیں دیں گے، انشاء اللہ۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، وہ اس طرح ہوتا ہے کہ جن دنوں میں وہ کرتے ہیں، ان دنوں ہمارا صوبہ کچھ نہیں کرتا، جب وہ چلے جاتے ہیں تو جا کر وہاں پر یہ پوسٹ بنا لیتے ہیں پولیس کی۔ میں کہتا ہوں یہ اقدامات کافی نہیں ہیں، مطمئن نہیں ہیں، چونکہ زمین کا مسئلہ ہے اس کے اندر تو ہم کوئی Compromise نہیں کر سکتے، جس طرح اپنی حد بندی نکالنی چاہیئے اس طرح نہیں نکلی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، لیکن مفتی صاحب! یہ ایک Healthy activity تو نہیں ہے کہ آپ پولیس خالی بٹھا دیتے ہیں، ان کو بھی منع کرتے کہ پولو مت کھیلو (قہقہے) This is not a healthy response to this question، تو آپ بھی پولو سیکھ لیں نا، تاکہ آپ لوگ ادھر پولو کھیلیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، وہاں مسئلہ پولو کا نہیں ہے، مسئلہ ملکیت زمین کا ہے۔ ہمارے ہاں اتنے قابل اطمینان اقدامات نہیں ہوتے کہ ہم اس کو حاصل کریں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، شاید وہ ذرا اچھا جواب دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں مفتی صاحب کو یہ تسلی دیتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پہ کہ انشاء اللہ حکومت اپنی ایک انچ زمین بھی کسی دوسرے صوبے کو نہیں دے گی اور ہم انشاء اللہ اس کا مکمل کنٹرول کریں گے۔ اگر وہ آکر پولو میچ کھیلتے ہیں تو کوئی پابندی نہیں ہے، کوئی بھی کھیل سکتا ہے مگر حد جو ہے وہ ہمارے صوبے کی ہوگی اور ہمارے صوبے میں ہے اور اس میں کوئی Compromise انشاء اللہ نہیں ہوگا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، وہ پولو اس لئے کھیلتے ہیں کہ وہ اپنی ملکیت سمجھ کر کھیلتے ہیں۔ جناب، وہ اس جگہ کو اپنی زمین سمجھ کر وہاں پر میچ کھیلتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: احمد حسین شاہ، احمد حسین شاہ، پلیز۔ جی شاہ صاحب! کیا ہے، مسئلہ کیا ہے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): سر، میں تھوڑی سی آپ سے گزارش کروں گا کہ جو مفتی صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ انتہائی Important ہے اور میں انکا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ بات یہاں پر کی ہے۔ اس میں سر کافی عرصے سے، کافی سالوں سے یہ جو سکردو والے لوگ ہیں، وہ اس جگہ کو اپنی جگہ سمجھ کر وہاں پر پولو کھیلتے ہیں، ہماری جگہ سمجھ کر پولو نہیں کھیلا جاتا بلکہ جب ہم وزٹ پر سی ایم کے ساتھ ایک دفعہ سکردو گئے بھی، تو وہاں کے جو ڈی سی او ہیں، انہوں نے یہ کہا جی کہ سکردو میں ہمارے پاس بڑی اچھی جگہ ہے اور ساتھ اس جگہ کا نام بھی لیا کہ یہ بھی ہماری جگہ ہے تو یہ بڑا سیریس معاملہ ہے۔ اس میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور بشیر بلور صاحب سے بھی گزارش کروں گا، گو کہ حکومت اس کے اوپر کافی کام کر رہی ہے لیکن اس کو جو ہے، وفاق کے حوالے نہ کیا جائے بلکہ اس پہ سختی سے عمل کیا جائے کیونکہ جس جگہ کے اوپر وہ پولو کھیلتے ہیں، وہ واجب الارض کے مطابق ہمارے صوبے کا حصہ ہے اور وہ ہسٹری ہے ہمارے صوبے کی، اس کو وہ قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کئی مرتبہ وہاں پولیس بھی بھیجی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے یہ کام یہاں پر آکر کیا ہے، تو میری گزارش ہوگی کہ آپ اس کے اوپر رولنگ بھی دیں کہ اس مسئلے کو Seriously لیا جائے اور گورنمنٹ Seriously اس کے اوپر کام کرے۔

جناب سپیکر: نہیں، ادھر کچھ آبادی ہے؟

وزیر صنعت و حرفت: جی ہاں، آبادی تو وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مقامی آبادی ہے؟

وزیر صنعت و حرفت: آبادی وہاں پہ زیادہ نہیں ہوتی جی، کیونکہ وہ برفانی علاقہ ہے تو وہاں پہ آبادی، صرف Summer کے دنوں میں وہاں پر لوگ جاتے ہیں اپنے مال مویشی چرانے کیلئے اور پھر واپس آجاتے ہیں، Permanent آبادی نہیں ہے، تو میری یہ گزارش ہو گی کہ بارڈر لائن کے اوپر گورنمنٹ وہاں پر زمین بھی Acquire کرے، ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے تاکہ ہماری ایک تو Writ وہاں پر قائم ہو جائے اور ساتھ ساتھ وہاں پر ٹورازم کا ایک بہت اچھا کام بھی ہو سکتا ہے، ہزاروں میل کے ایریا کے اندر وہ ایک بہت بڑا میدان ہے اور بہت ہی خوبصورت علاقہ ہے جو ہمارے صوبے کا حصہ ہے، وہ سکردو کا حصہ یا گلگت بلتستان کا حصہ نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی ٹورازم کے وزیر صاحب ہیں نہیں، ٹورازم ہمارے شاہ صاحب ڈیل کرتے ہیں نا؟

مفتی کفایت اللہ: سر، کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ صحیح پتہ لگ جائے اس کے بارے میں۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت، ہمیں پتہ ہے اس کیس کا، وہاں پہلے اختلاف بھی ہوا تھا، اس پہ میٹنگز بھی ہوئی ہیں، یہ میں آپ کو فلور آف دی ہاؤس پہ عرض کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک انچ زمین بھی اپنے صوبے کی کسی کو نہیں دیں گے۔ جیسے میرے بھائی نے کہا کہ وہاں ڈی سی او صاحب بھی ہمارا ہے، Writ بھی ہماری ہے، پولیس بھی ہماری ہے، حکومت بھی ہماری ہے اور وہ اگر Claim کرتے ہیں تو ان کی مرضی مگر ایک انچ زمین بھی ان کو ہم نہیں دیں گے اور یہ ہمارا علاقہ ہے اور اس کے بارے میں ہم نے دو تین میٹنگز بھی کی ہیں۔ میں آپ کو تسلی، کمیٹی میں جائے گا تو کیا ہو جائے گا؟ میں یہ عرض کرتا ہوں، ہم کچھ نہیں دیں گے، اگر آپ کمیٹی میں بھی دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ہمارا علاقہ ہے، اس میں ایک انچ زمین بھی ہم کسی دوسرے گلگت بلتستان ہو یا مرکز ہو، کسی کو بھی ہم نہیں دیں گے۔ ہمارا وہاں ڈی سی او بیٹھا ہوا ہے، ہماری وہاں پولیس ہے، وہ کیسے ہم سے لے سکتے ہیں؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، یہ ہمارا حق ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، وہ بھی

ہمارے بھائی ہیں، ہم کسی کے ساتھ اختلاف نہیں چاہتے مگر ہمارا حق ہے تو اپنا حق کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، لیکن بشیر بلور صاحب! اگر ایسا ہو جائے نا، کہ کوئی ریسٹ ہاؤس یا کوئی ٹورازم، کوئی اچھی سی، وہ ہماری صوبائی حکومت قائم کرے تاکہ وہ علاقہ پکا ہماری اس میں رہے۔

جناب عبدالاکبر خان: قبضہ لے لیں۔

جناب سپیکر: وہ قبضہ لینے والی بات ہو گی نا، یہ میرے خیال میں شاہ صاحب آ جائیں گے نا، ٹورازم کے وزیر صاحب اور آپ بھی، بشیر بلور صاحب۔

وزیر صنعت و حرفت: سر، وہ سادات کا غان کی ملکیت ہے، ہم اس میں مالک ہیں تو میں گورنمنٹ کو یہ آفر کرتا ہوں کہ ہم Free of cost وہاں پر آپ کو جگہ دیتے ہیں، وہاں پر جگہ Acquire کر لیں اور وہاں پہ اپنے ریسٹ ہاوسز بنالیں تاکہ ٹورازم بھی ڈیویلپ ہو اور ہماری جگہ کا قبضہ بھی ہو جائے جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! دوئ د کمیتئ مخالفت ولے کوی جی؟

جناب سپیکر: نه کمیتئ کښے به پرے څه اوکړو جی؟

مفتی کفایت اللہ: دلته خو هم څه نه کیږی کنه جی، یو ایشو ده، هغه ایشو به هم Resolve شی کنه جی۔

جناب سپیکر: اسمبلئ سره هیڅ هم ریسټ هاؤس نشته، که تاسو غواړئ نو د اسمبلئ یو ریسټ هاؤس به پرے جوړ کړو جی۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: او جی۔ او، او۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! دا ستاسو تجویز ډیر مزیدار دے جی، دا بشیر بلور صاحب د پاخی او دا ستاسو چه کوم تجویز دے، دے سره د اتفاق اوکړی او دوئ د په هاؤس کښے اووائی چه دلته به مونږ بنګلے ریسټ هاؤس جوړ کړو، چه هغه قبضه ځائے دے نو دا ټوله مسئله به د دے یو ریسټ هاؤس سره ختمه شی جی۔

مفتی کفایت اللہ: خیبر پختونخوا هاؤس جی، خیبر پختونخوا هاؤس جوړ کړئ۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! بنه دے، تجویز بنه دے، لږ څه سوچ پرے اوکړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: دا کوشش اوکړئ چه دا جوړ کړئ جی، وړوکے جوړ کړئ خو جوړ کړئ چه صرف زمونږ د صوبے حق پکښے ثابت شی۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں محمود عالم صاحب۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! یو سوال پاتے دے جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: دا دوئ نمبر نه دے لګولے ، بیا ئے کټ کړے دے جی۔

Mr. Speaker: 59, 59.

* 59 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ مختلف اضلاع میں نیا بندوبست کر رہا ہے، آیا ضلع مانسرہ بھی نئے بندوبستی اضلاع میں شامل ہے;

(ب) مذکورہ ضلع کے کن کن حلقوں کو پہلی ترجیح میں رکھا ہے، دوسری ترجیح کے حلقے اور مواضعات کون کون سے ہیں، نیز کب تک ضلع کا Settlement مکمل ہونے کا امکان ہے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم (وزیر مال): (الف) جی ہاں، ضلع چترال میں نیا بندوبست جاری ہے۔ مکمل ضلع مانسرہ نہیں بلکہ تحصیل مانسرہ میں ترمیمی بندوبست اراضی کروانے کا حکم صوبائی حکومت نے جاری کیا ہے۔

(ب) ترمیمی بندوبست ہونے کی وجہ سے ان مواضعات میں کام شروع کیا جا سکتا تھا۔ جن کے کاغذات مال ورجسٹر حقداران مکمل ہو چکے تھے۔ اس طرح گرداور سرکل پھلڑہ کے دس مواضعات میں کام ترمیمی بندوبست شروع کیا گیا۔

پٹوار حلقہ بٹل، جانگلی، لاچی سنگ، جبوڑی، بھیر کنڈ، ملک پور، لبڑ کوٹ، سنڈے سر، مونگن، نوکوٹ، ترنگڑی، صابر شاہ، ندھیان، عنایت آباد، شنکیاری، دھڑیال، مانسرہ نمبر2، داتہ، سفیدہ، پوٹھہ اور لسان ٹھکرال میں مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین مکمل ہو چکے ہیں۔ وہاں بھی کام ترمیمی بندوبست شروع کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ترمیمی بندوبست مانسرہ 1935 میں شروع ہوا اور 1947 میں ختم ہوا تھا۔ یہ

بندوبست تقریباً60 سال کے وقفہ کے بعد ہو رہا ہے اس لئے میعاد تکمیل کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا، تاہم کوشش کی جارہی ہے کہ کام ترمیمی بندوبست جلد از جلد مکمل کیا جا سکے۔

مفتی کفایت اللہ: دیکبنے جی نہ ضمنی سوال کول غواړمہ، نہ Press کول غواړمہ، پہ دے باندے د اطمینان اظہار کومہ جی۔

وزیر مال: یہ بہت اچھا ہوا کہ مفتی صاحب مطمئن ہوئے ہیں جی، میں ان کا مشکور ہوں جی، میں مفتی صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ مطمئن ہیں جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: محمود عالم صاحب12 تا 17اپریل 2011; حاجی قلندر خان لودھی صاحب15اپریل 2011; وجیہہ الزمان صاحب 15اپریل 2011; نصیر محمد خان میداد خیل صاحب15اور 16اپریل 2011; پرنس جاوید صاحب 15 اپریل 2011; عدنان وزیر صاحب15اپریل 2011; راجہ فیصل زمان صاحب15اپریل 2011; ستارہ ایاز بی بی 15 اپریل 2011; جاوید عباسی صاحب15 اپریل 2011; اقبال دین فنا صاحب 15 اپریل2011۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Zakirullah Khan, to please move his adjournment motion No. 265. Dr. Zakirullah Khan.

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا کے سرکاری ملازمین اپنے جی پی فنڈ سے ضرورت یا کسی ایمرجنسی کے وقت اپنا جی پی فنڈ نکلواتے ہیں لیکن ایک ہی آفس سے مذکورہ بل پاس ہونے کے بعد شیڈول سٹیٹ بینک کو بھیجا جاتا ہے اور یہ شیڈول ایک مہینہ میں دو دفعہ بینک بھیجا جاتا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ رقم ملنے میں کئی ہفتے لگ جاتے ہیں اور غریب اور مجبور ملازمین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا اس سسٹم کو آسان بنایا جائے اور بل پاس ہونے کے فوراً بعد بینک کو شیڈول بھیجا

جائے تاکہ ضرورتمند ملازمین کی ضروریات فوراً پوری ہو سکیں اور یا اس مشکل سے نکلنے کیلئے پرانا طریقہ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زه لږ غوندے په دے باندے دغه کول غواړمه. یو جی د دے زړه طریقه وه چه په هغے باندے به دا بل کله جوړ شو نو دا به اے جی آفس ته اولیږلے شو. اے جی آفس به دا بیا واپس د ډی ډی او په 'تهرو' باندے متعلقه ادارے ته لکه چیک راواولیږو او هغه به پیش شو او ډائریکټ به هغه کس ته پیسے ملاؤ شوے، د تکلیف نه به بچ شو او د هغے مصیبت د ګرځیدو نه به بچ شو. اوس دا کومه نوے طریقه چه دوئ دغه کړے ده، نو په دیکښے خو اے جی آفس ته بل لاړ شی، اے جی آفس والا چه کله دا بل پاس کړی نو دا هلته جمع کوی او بیا پینځلس ورځے پس لکه په میاشت کښے دوه دفعه دا بیا سټیټ بینک ته لکه شیډول، دا شیډول سټیټ بینک ته لیږی نو په دیکښے کافی وخت تیر شی. که د چا ضرورت وی ورته، چا ته د مړی د تجهیز و تکفین خبره وی یا د هغه د بچو د دغه خبره وی یا بل څه افت پرے راغلے وی او د جی پی فنډ پیسے راویستل غواړی نو بس دا سړے که هلته اے جی آفس ته پخپله باندے اورسی جی، اے جی آفس ته که پخپله اورسی نو اے جی آفس والا ورته وائی چه مونږ دا ستا بل بینک ته لیږلے دے. بینک ته چه راځی نو دلته هم پته ورته نه لګی جی ځکه چه هغه غریب ملازم به څه اوکړی؟ بینک والا ورته کوم پروټوکول ورکوی یا دغه اے جی آفس والا ورته کوم ورکوی؟ جناب سپیکر صاحب، دا ډیره اهم مسئله ده. د یو سړی جی خپل جی پی فنډ دے، خپلے پیسے دی او د هغه د هغے راویستلو د پاره عزت نفس مجروحه کیږی. زه دا درخواست کوم جی چه هغه زړه طریقه بحال کړئ چه کوم د ډی ډی او په 'تهرو' باندے ډائریکټ چیک به راتلو متعلقه ادارے ته او هغه به کیش کیدو، یا دغه خبره ده یا بیا دا ده جی چه دوئ یو ملازم ته وائی تاسو په بینک کښے، شیډول بینک کښے چرته به یو بینک وی، اکاؤنټ کهلاؤ کړئ نو اکاونټ چه کهلاؤ هم کړی او یو غریب سړے خو اول کهلاولے نه شی او که کهلاؤ ئے کړی جی نو بیا یوه تنخواه به د هغے نه Draw کوی نو وروستو به ورته بیا دا بل جمع کیږی چه هغه د غریبو خلقو د پاره، د کلاس فور د پاره قطعاً ممکنه نه ده.....

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! فنانس منسټر شته نه، فنانس منسٹر ہیں؟ تاسو به جواب ورکوئ؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: او جناب۔

جناب سپیکر: د رحیم داد خان نه به جواب واورو جی۔ دا Public facilitation یو ښه دغه تاسو راوړو، ښه دے دا خو د دوئ خپلے پیسے دی، جی پی فنډ کښے خو د گورنمنټ یا د بل چا څه کار هم نه وی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بالکل ٹھیک ده۔

جناب سپیکر: خپلے پیسے دی کنه، دا د ملازمینو خپلے پیسے وی، فنډ وی که څه وی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی پی فنډ ئے خپلے پیسے دی جی۔

جناب سپیکر: جی پی فنڈ ان کا اپنا وہ ہے نا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: خپلے پیسے دی جی۔

جناب سپیکر: ابھی ایڈمٹ ہو جائے یا کیا کرتے ہیں؟ جی رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکرا دے وخت کښے فنانس منسټر نشته، ډیر تفصیل سره به ئے جواب ورکړے وو خو ملازمین دی، زمونږه ورونړه دی او ملازمین چه خوشحاله نه وی، حکومت خپله کارکردگی ښه طریقے سره کولے نه شی خو د ټرانسپرنسی دغه باندے څه داسے حالات راشی چه حکومت، فنانس یا آډټ پیرا څه چه وی، په هغے باندے یو دغه راولی خو دا ضروری نه ده چه په هغے ټرانسپرنسی باندے چه کوم دے د دوئ وخت ضائع کیږی، د دوئ پیسے چه کوم دے زیاتے خرچ کیږی نو د دوئ د مفادو د پاره ډیپارټمنت دا یو شے کړے وو، دا به مونږه Reconsider کړو، فناس منسټر سره، ډیپارټمنټ سره به خبره اوکړو چه دا کوم زمونږ ملازمین دی، زمونږ ورونړه دی، کمزورے تنخواه دار خلق دے او لکه ډاکټر صاحب چه څنګه خبره کوله، د دوئ خپل فنډ دے، خپل فنډ دے چه هغوی ورته په آسانه طریقه باندے دغه کوی نو زه پوره تسلی ورکوم ډاکټر صاحب ته چه یره آئنده د پاره مے دا ستاسو په نوټس کښے راوسته، د

گورنمنټ په نوټس کښے مے هم راوسته، فنانس ډیپارټمنټ نوټس کښے مے راوسته او انشاء الله تعالیٰ مزید داسے تکلیف او مشکلات چه دوئ ته وی نو هغه څومره هم کیدے شی، آسان نه آسان طریقه به اختیار کړو جی۔

جناب سپیکر: دا ښه طریقه ده جی۔ ډاکټر صاحب! تاسو څه وایئ جی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: صرف زه یو مشوره ورته بله ورکومه۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! دا دوئ یوخبره اوکړله کنه۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دوئ د ټرانسپرنسی مطابق خبره کوی نو زه دا وایمه جی چه لکه اے جی آفس د په دے باندے مجبور کړے شی چه کوم بل د دے ځائے نه ورته ورځی چه هغه د Day to day کارروائی باندے واپس بینک ته رالیږی، یوه خبره جی۔ دویمه دا ده چه لکه یا د پنشن چه څنګه کارډ دوئ ته ورکړے کیږی، اتھارټی ورکړے کیږی، داسے اتھارټی د دوئ ته ورکړے شی چه هغه راوړی بینک ته او بیا هغه ساعت ورته کیش ورکوی او مسئله ورته نوره نه جوړوی جی چه لکه اکاؤنټ ته ځی یا بل څه ته ځی ځکه چه دا خو ایمرجنسی کښے خلق راویستل غواړی نو زه مشکور یمه خو زه وایم چه یره فوری طور په دے باندے کارروائی اوشی او دا خلق د دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا به داسے اوکړو جی، ډاکټر صاحب! دا منسټر صاحب هم نشته، فی الحال به دا خیر دے که تاسو غواړئ پینډنګ اوساتو او دوئ چه څنګه اووئیل چه دوئ Revisit کوی لګیا دی، ګورنمنټ پرے کار کوی خو جناب آنریبل منسٹر صاحب، کوشش کریں کہ جو بھی ضرورتمند یہ لیتے ہیں،اس کے Processing میں ایک Week سے زیادہ ٹائم نہ لگے کہ ایک Week میں اس ضرورت مند کو اس کا پیسہ ملے۔ تھینک یو، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

رسمی کارروائی

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم یہاں پر حکومت کی جو ایشورنس ہے،اس پر ہم اپنے بلز کو پینڈنگ یا Not press کر لیتے ہیں،آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی، یہ ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں پوسٹنگز اور

ٹرانسفرز کیلئے، وہ تقریباً تین چار مہینے سے زیادہ، اور بار بار آپ نے اسمبلی میں ہم سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے کیا کیا؟ ہم نے وہ رپورٹ تقریباً تین مہینے سے زیادہ، ہم نے وہ رپورٹ بنا کر لاء ڈیپارٹمنٹ اور سب سے کرا کے، اس کمیٹی میں سارے پارلیمنٹری لیڈرز شامل تھے، وہ ایسی کمیٹی نہیں تھی، سارے پارلیمنٹری لیڈر اس میں شامل تھے، سب نے Consensus سے ایک رپورٹ بنا دی۔ یہاں پر جب رپورٹ ہاؤس میں آئی تو گورنمنٹ نے کہا کہ آپ اس کو Press نہ کریں، ہم اپنی وہ لا رہے ہیں تو میں نے جی وہ چھوڑ دی کہ چلو گورنمنٹ لاتی ہے تو بے شک لے آئے لیکن اس کے بھی تین چار مہینے پھر ہو گئے جناب سپیکر، تو مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ وہ کدھر گئی، وہ جو ایشورنس ہمیں دی گئی تھی، اس کا کیا ہوا؟ ابھی تک وہ رپورٹ، پھر دوبارہ بل ابھی تک آیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں پینڈنگ پڑی ہے، کہاں ہے؟ لاء منسٹر صاحب، پلیز، لاء منسٹر صاحب۔ جی بشیر بلور صاحب، آپ ذرا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {(سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب خبره اوکړه، د دے به معلومات اوکړو۔ دا رشتیا خبره ده، دے باندے ستاسو په قیادت کښے زما خیال دے مونږ درے څلور میټنګونه هم کړی وو او ډیر اهم بل وو خو هغه ولے پینډنګ پاتے دے؟ دا به انشاء الله معلومات اوکړو او Next دغه کښے به مطلب دا دے اوګورو چه څنګه ئے راولو؟ زما خیال دے چه په هغے باندے ډیر زیات کار هم شوے دے، په هغے کښے دوه درے میټنګونه هغوی هم کړی دی، لاء منسټر هم کړی دی خو پته به اولګوؤ نو دا به انشاء الله اوشی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دومره خواری پرے تاسو کړے وه، آپ لوگوں نے بڑی محنت کی تھی اس پہ، سب نے۔

سینئر وزیر (بلدیات): او جی، بالکل۔

جناب سپیکر: تو کوشش کریں کہ اسی ہفتے میں اس کو Finalize کر کے لے آئیں، اگر کوئی ہو تو دوبارہ آپ سب بیٹھ جائیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): آج ڈسکس کر لیں گے، بالکل جی۔

جناب سپیکر: لیکن اسی ہفتے میں آپ بیٹھ جائیں جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): انشاء اللہ کوشش کریں گے، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: اسمبلی میں اسی ہفتے میں آپ اس کمیٹی کا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ جناب سپیکر، یہ بشیر بلور صاحب کوشش کی جب بات کرتے ہیں تو مجھے ڈر لگ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: (قہقہے) نہیں، کوشش سے نہ ڈریں، نیتیں اچھی ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یو منٹ، سپیکر صاحب! زه یو وضاحت کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ نے مہربانی کی۔ سپیکر صاحب، ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارا پتہ نہیں پاکستان میں کونسا Status ہے؟ ہمارا الیکٹرانک میڈیا، ہمارا پرنٹ میڈیا، میرے دوست بیٹھے ہیں، یہ بیچارے اپنی طرف سے یہاں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تھوڑا سا سیریس ہو جائیں جی، سٹاپ کریں، یہ منی اسمبلیز سٹاپ کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہمارا یہاں کا جتنا بھی الیکٹرانک میڈیا ہے، پریس میڈیا ہے، یہ اپنی طرف سے مکمل کوشش کرتے ہیں، ہمارے صوبے میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، ہمارے حالات، ہماری اسمبلی میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ مرکز کو بھیجتے ہیں مگر جوان کے ہیڈ آفس ہیں، وہ ہمارے صوبے کو توجہ دیتے ہیں نہ ہماری پارلیمنٹ کو وہ توجہ دیتے ہیں۔ سپیکر صاحب، 12 تاریخ کو میں نے ایک بہت بڑے کارخانے کا افتتاح کیا جس میں 1.25 بلین روپے خرچ ہونگے اور یہ سارے پیسے جو ہیں، یہ باہر سے آئیں گے، ایک پیسہ بھی ہماری گورنمنٹ کا خرچ نہیں ہوگا اور یہ پاکستان کا اپنی نوعیت کا سب سے پہلا پراجیکٹ ہے۔ اس میں ہمارے پشاور کا جتنا Waste ہے، وہ جائے گا، Recycling ہو کے دوبارہ اسے کارآمد بنایا جائے گا۔ اس کا یہ بھی ہے کہ وہ اپنی بجلی بھی خود پیدا کریں گے اور اس میں جتنے اخراجات ہیں، سارے وہ خود برداشت کریں گے، تقریباً چھ سو لوگوں کو وہاں نوکری بھی ملے گی، علاقے کے لوگوں کو اور صرف اور صرف ہم نے ان کو زمین دی ہے، وہ بھی ہماری زمین ایسے پڑی تھی، بیس سالوں سے اور لوکل گورنمنٹ کی زمین تھی تو ہم

نے صرف وہ زمین دی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ وہ جو اتنا بڑا کارخانہ ہے، وہ بیس سال کے بعد حکومت کی ملکیت ہو جائے گی مگر اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نیشنل نیوز میں نہیں بتایا گیا اور بدقسمتی یہ ہوئی کہ ہمارے یہاں پہ جو 'نیوز' اخبار ہے، اس میں بھی ایک لفظ اس کے بارے میں نہیں آیا۔ جب ہمارا کہیں بھی تھوڑا سا ایک ڈھکنا ٹوٹا ہو، جہاں کوئی ذرا سا گند پڑا ہو تو اسکے فوٹو تو آجاتے ہیں مگر جو اچھا کام ہو، اسکے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جاتا۔ ہمارا 'مشرق' اخبار میرے اپنے صوبے کا اخبار ہے، اس میں بھی سپیکر صاحب، آپ دیکھیں تو ایک لفظ بھی نہیں آیا کہ اس گورنمنٹ کا اتنا بڑا کارخانہ لگا ہے، جب ہمارے پشاور میں کہیں ڈھیر پڑا ہوتا ہے تو اس کے فوٹو تو بڑے بڑے آجاتے ہیں کہ جی محکمہ جو ہے، وہ کام نہیں کر رہا، کم از کم کچھ تو بھی آپ صحافت کریں کہ خدا کیلئے ہمارے صوبے کو، ہمارے لوگوں کو، ہماری پارلیمنٹ کو بھی وہ کوریج دیں۔ رات کو آپ دیکھیں تو وہ رضا ہارون، وہ جو ہے رضا ہارون صاحب، وہ ایک خالی ممبر ہے اپنی ورکنگ کمیٹی کا اور اس کی ایک گھنٹہ پوری پریس کانفرنس بتاتے ہیں اور الطاف حسین صاحب لندن میں بیٹھے ہیں اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کرتے ہیں جو کوئی سمجھتا بھی نہیں ہے، اس کی ساری 'لائیو' تقریر بتاتے ہیں اور ہمارے صوبے کو اہمیت نہیں دیتے۔ سپیکر صاحب، انشاء اللہ کل 'اوور ہیڈ' برج کا افتتاح ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب کر رہا ہے جو گلبہار سے ہو کر، تقریباً ستر سٹھ کروڑ روپے اس پر خرچ ہونگے۔ انشاء اللہ اب مئی کے سیکنڈ ہفتے میں ایک دوسرا پراجیکٹ، باچا خان چوک سے جو 'فلائی اوور' ہوگا، اس پہ ایک ارب پچھتر کروڑ روپے خرچ ہونگے، انشاء اللہ وہ ہم اگلے مہینے کے سیکنڈ 'ویک' میں شروع کر رہے ہیں۔ سپیکر صاحب، ہم نے شاہی باغ میں تقریباً دس لاکھ، One million ڈالرز کا Americans سے، وہاں Improvement کرنے کیلئے شالیمار گارڈن کی طرح باغ بنانا شروع کیا ہوا ہے۔ سپیکر صاحب، ہم یہاں پہ Digital fountain جناح پارک میں بنا رہے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں کبھی اتنا بڑا جھنڈا کسی مسلم لیگ کی حکومت میں نہیں بنا، ہم 185 feet high جھنڈا بنا رہے ہیں مگر سپیکر صاحب، ہماری کوئی بات بھی نہ پریس میں آتی ہے نہ الیکٹرانک میڈیا میں آتی ہے اور نہ ہمیں وہ کوریج دیتے ہیں۔ اگر یہاں پہ ذرا سی سخت بات ہمارے درانی صاحب کر دیں یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کر دے تو اس کو تو 'ہائی لائیٹ' کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو جی مچھلی بازار بنا گیا ہے مگر کوئی اچھی بات ہو تو کم از کم وہ بھی تو پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کو چاہیئے کہ وہ لے۔ میں مشکور ہوں، ہمارا 'ایکسپریس' اخبار، ہمارا 'آج' اخبار، 'نوائے وقت' پوری طرح ہمیں توجہ کرتے ہیں مگر ہمارے بعض صوبے کے اخبار اور

خاص کر میں یہ 'نیوز' اخبار کی بات کرتا ہوں، الیکٹرانک میڈیا ہمیں بالکل کوئی وہ اہمیت نہیں دیتا تو میں درخواست کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ ان سے مہربانی کر کے ریکویسٹ کریں کہ ہمارے صوبے کی اسمبلی کو ہمارے صوبے کے اچھے کام کو بھی وہ کچھ ذرا سی Space دیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ حکومت کوئی اچھے کام بھی کر رہی ہے۔ Thank you very much۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، دے پسے۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ستا سو ډیره مننه۔ محترم سپیکر صاحب، دو بڑے اہم مسئلے ہیں، ایک سوات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایک ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس میں ضلع بنوں کے ساتھ۔ ہماری گورنمنٹ میں بھی کوشش ہوئی تھی جی اور ہم نے اس کی منظوری بھی دی تھی کہ چونکہ سوات کے لوگ جب پشاور آتے ہیں ہائیکورٹ کیلئے تو ان کا بہت وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور بہت خرچے بھی ہوتے ہیں تو بعد میں تو اس کو دارالقضاء کا نام دیا گیا، ابھی اس کا میرے خیال میں صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے وہ سارے لوازمات پورے ہیں، جگہ بھی دی ہے لیکن ابھی اس میں ججوں کی تاخیر ہے اور وہاں پر سوات کے لوگ ابھی ہڑتال پہ ہیں اور کل عاصمہ جہانگیر صاحبہ بھی وہاں پر گئی تھیں اور انہوں نے کہا کہ ہم پورے ملک میں پھر وکلاء ہڑتال کریں گے، اگر وہاں پر ججز کی تعیناتی نہیں ہوئی اور اس طرح جی بنوں میں بھی سرکٹ بنچ ہے اور اس میں بھی صوبائی گورنمنٹ نے تقریباً زیادہ کام مکمل کیا ہے، صرف وہاں پر عدالتیں اور رہائش کا جو مسئلہ ہے، اس کیلئے بھی کمیٹی بن گئی ہے اور تین جگہوں کی نشاندہی ہوئی ہے۔ اس میں صرف ایک جگہ کا چناؤ ہے تو اس کیلئے بھی اگر جلدی صوبائی گورنمنٹ کے ذمہ یہ آتا ہے کہ وہ ہدایات جاری کرے اور وہاں پر تین جگہوں کی نشاندہی ہے، اس میں سے ایک جگہ کا چناؤ کرے اور وہاں پر رہائش ججز کیلئے اور وہاں پر جج کی عدالت کیلئے انتظام کرے اور باقی پھر ہم ہائی کورٹ سے بھی گزارش کریں گے، عدلیہ سے کہ فوری طور پہ چونکہ سوات کے لوگ جی پشاور آتے ہیں، اس تکلیف دہ وقت میں، اتنا لمبا راستہ ہے جی، تو ان کو بھی بہت تکلیف ہے اور اگر ہمارے لوگ پشاور آتے ہیں یا بنوں سے ڈی آئی خان جاتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ یہاں پر صوبائی گورنمنٹ کے ذمہ جو کچھ کام باقی ہے، مجھے امید ہے پہلے بھی اس میں میں نے جب سوال کیا تھا تو اس پہ چیف منسٹر صاحب نے میرے خیال میں اسی دن ان پوسٹوں کی بھی منظوری دی اور ابھی مجھے یہی توقع ہے کہ جو رہائش اور عدالت کا، بنوں کا مسئلہ ہے

کیونکہ پرسوں پوری طلباء تنظیموں نے اور وکلاء نے، اخبارات میں آیا تھا کہ پھر ہم ہڑتال بھی کریں گے اور جلوس بھی نکالیں گے اور جو اچھا کام ہوا ہے، صرف اس میں معمولی کام باقی ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اس پہ بھی جلدی کی جائے اور ان دونوں جگہوں پہ ان لوگوں کو سہولت دی جائے سوات اور وہاں مالاکنڈ کے لوگوں کو بھی اور سدرن ڈسٹرکٹس میں بنوں اور لکی مروت اور کرک کے لوگوں کو بھی۔

جناب سپیکر: یہ میڈیا کے متعلق جو بشیر بلور صاحب نے کہا، یہی میں نے پہلے اجلاس میں بھی آپ سے ریکویسٹ سمجھیں، ہدایت سمجھیں یا جو کچھ بھی سمجھیں کہ آپ ٹھیک ہے تنقید اچھی ہے، اس سے Improvement آتی ہے لیکن ایک اچھی تنقید بہت اچھی ہے، بہت Improvement لاتی ہے، آپ کی کوریج سے بہت اچھی آتی ہے لیکن اسمبلی ایک august House ہے، خاصکر یہ صوبے کا سب سے بڑا جرگہ، سب سے بڑی عدالت، عوامی عدالت یا جو بھی آپ اس کو نام دیں، یہ معزز اراکین بہت بڑی بڑی آبادیوں سے ووٹ لے کے ادھر آکر بیٹھے ہیں، یہ جب اپنے ایک اچھے کاموں کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کو Proper آپ کی کوریج نہیں ملتی تو یہ بڑی زیادتی ہے، قوم کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور آپ کے پیشے کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ میں آپ کے مالکان سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ کم از کم اس جنگ زدہ صوبے کی، اس پہ کتنی قیامت گزری ہے اور پورے صوبے کیلئے سارے وزراء، سارے لیڈران، اپوزیشن کے لیڈران، سب کہتے ہیں کہ یہ جنگ پورے صوبے کیلئے یہ لڑ رہے ہیں، پورے ملک کیلئے، یہ خالی اس صوبے کی نہیں ہے تو اس کو فوقیت دے دیں، جتنے بھی نیشنل اخبار ہیں، جتنے بھی میڈیا کے بڑے چینلز ہیں اور ادھر وہ تعمیری چیزیں جو نئی نئی حکومت کی طرف سے شروع ہو جاتی ہیں، جیسے ابھی بشیر بلور صاحب نے Mention کیا کہ ڈیڑھ، ڈیڑھ ارب روپے کے پراجیکٹس اور اتنے بڑے پراجیکٹس کو ہائی لائٹ نہ کرنا تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ اس میں بھی میری طرف سے وہ ہوگی کہ کم از کم اس صوبے میں کچھ ایسی تعمیری، Healthy activity دکھائیں تاکہ ہمارے صوبے میں لوگ دل کھول کے آئیں اور ادھر مکمل امن کے ساتھ واپس جائیں۔ ہائیکورٹ کے بارے میں میری بھی، آزاد جوڈیشری ہے، ان سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ دارالقضاء جو سوات کیلئے اور بنوں میں جو درانی صاحب کہہ رہے ہیں، تو اگر ججز کی کمی ہو تو وہ بھی پوری کریں اور Kindly کہ کورٹس پہ ادھر لوڈ کم ہو جائے گا۔ پوری اسمبلی کی طرف سے میں ان سے درخواست کرتا ہوں، سفارش کرتا ہوں کہ بنوں میں اور سوات میں جتنا جلدی ممکن ہو سکے، اس پر عملدرآمد کریں، ان ریکویسٹوں پہ جو ادھر سے بار بار اس اسمبلی سے گئی ہیں اور ادھر جج صاحبان نہیں بیٹھے

ہیں، جب تک رہائش نہیں بنتی تو کرائے کی بلڈنگز کچھ نہ کچھ گھر مل جائیں گے اور ڈیپارٹمنٹس کو ملتے ہیں توان کو کیوں نہیں ملیں گے اور حکومت سے بھی میری، بلکہ ہدایت دی جاتی ہے کہ ججز صاحبان کیلئے فوری رہائش کا بندوبست ابھی سے شروع کریں۔ جی، عاطف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زه یو ډیره ضروری خبره ستاسو د دے ټول ایوان په نالج کښے راوستل غواړمه۔ دا تاسو چه کله د دے ټاؤن د سائډ نه راځئ جی، دے کینټ طرف ته نو دے گورا قبرستان سره جی یو ناکه لګیدلے ده او هغه ناکه په پینځو حصو باندے تقسیم شوے ده جی۔ په هغه ناکه کښے چه کوم درے لارے دی، هغه روزانه بندے وی جی او عام اولس ته دے نه په تګ راتګ کښے ډیر زیات مشکلات وی۔ په دے روډ باندے ډیر زیات وی آئی پی مومنټ هم کیږی او زمونږه غونډه علاقه چه کومه ده، په دے باندے آباده ده، دا شاهراه ریشم دے نو زما دا گزارش دے حکومت ته، پکار دا ده چه د دے د پاره یو صحیح مستقل حل رااوباسی۔ یا خو د هغلته کښے هغے سره چه کوم زیات Space دے، پکار ده چه هغه ورته کهلاؤ کړی او چه په کوم ګاډی باندے د هغوی شک راځی، هغه د اودروی او بے ځایه خلق د اودروی نه او زمونږ د پیښور ټول لوډ چه کوم دے، هغه په خیبر روډ باندے دے، د هغے وجه دا ده چه زمونږ ټول کینټ Seal شوے دے او کینټ ته آمد و رفت بالکل بیخی بند دے، نو زما حکومت، زما مشرانو ته دا ګزارش دے، پکار ده چه په دے باندے فوری ایکشن واخلی او د آرمی مشرانو سره په دے باندے خبرے اوکړی چه هغه لارد، د پینځو واړو لارد کهلاؤ وی نو کم از کم رش خو به جوړیږی نه۔ په دیکښے جی ایمرجنسی وی، بیماران وی پکښے، زر خبرے پکښے راځی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: اب وزراء صاحبان سے میں، جی بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، عطیف خان خبره اوکړه چه دا ناکه بندئ ختم شی او دا خلقو ته تکلیف دے-----

جناب عطیف الرحمان: ما دا نه دی وئیلی، ماخو د گورا قبرستان د ناکے باره کښے وئیلی دی۔

جناب سپیکر: د ټولے ناکه بندئ نه جی، یو ناکه بندی صرف بنائی چه د ګورا قبرستان سره ده او هغے ته لړ ځائے کهلاؤ شی چه کوم ګاډی باندے شک نه وی نو هغه به هغه وخت روان کړی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، تاسو ته به یاد وی چه زمونږ دلته ممبر صاحب یو خبره کړے وه چه دا دلته مونږ راځو نو ډیر زیات د دے قبرستان سره، د ګورا قبرستان سره ډیر زیات رش وی او بیا هلته څوک چیک کوی هم نه، هم داسے خلقو ته وائی چه ځئ نو هغوی ته دا انسټرکشنز دی چه کوم فوجیان هم ولاړ دی او پولیس والا هم ولاړ دی چه تاسو په کوم سړی شک راشی نو هغه اودروئ ګنی داسے ټول خلق مه اودروئ، زهٔ خو ځله پخپله هم په دے تیر شوے یمه خو دا ده چه لږ ډیر حالات داسے دی چه داسے ئے پریږدو نو بیا ستاسو په علم کښے ده سپیکر صاحب، دا داسے حالات دی چه په دیکښے دا بله ورځ هم تاسو اوګورئ چه دا یونیوسټئ کښے څنګه حال شوے دے، یونیورسټی کښے دننه درے کسان مړه شول او زمونږ یو اے ایس آئی صاحب شهید شو، نو دا حالات زمونږ د صوبے داسے دی چه مجبوری ده۔ زه انشاءالله کوشش کوم چه داسے تکلیف خلقو ته نه وی او هغه مجبوری زمونږ چه ده، هغه هم زه عطیف صاحب ته خواست کوم چه زمونږه مجبورئ ته هم اوګوری، د دے حکومت خپله مجبوری د هم اوګوری، خدائے مه کړه که سبا داسے څه لویه واقعه اوشی نو د هغے ذمه واری به څوک اخلی؟ خوکوشش به کوؤ چه خلقو ته تکلیف زیات نه شی، کم نه کم تکلیف وی۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان! تاسو که بشیر بلور صاحب، تاسو وروستو بریک کښے هلته شاته کښینئ، بنه به دا وی چه په خپلو کښے افهام و تفهیم سره یو حل د دے اوباسئ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Ji. 'Call Attention Notices': Haji Aurangzeb Khan, to please move his call attention notice.

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب! د دے معزز ایوان توجه زه یو اهم طرف ته راوستل غواړم۔ علاقه پخه غلام دله زاک روډ قبرستان چه کوم په 1926

او1927 کښې وقف شوے وو جی، په هغے باندے د هغے علاقے خلقو، د دله زاک روډ چه کوم فیصل کالونی، کارپوریشن کالونی، ګل آباد او تقریباً زما دا نور نیم پی ایف ون چه کومه علاقه ده، د هغے چه کوم خلق مری، تراوسه پورے به په هغه قبرستان کښې ښخیدل خو تقریباً د څو میاشتو نه دا یوه مسئله مونږ ته جوړه شوے ده چه کله مونږه هغه قبرستان ته مړے وړو نو هلته، یو سړے د خدائے د طرف نه مړ شی، بیا دوه فریقه هلته جوړ شی، د یو طرف نه هم خلق ټوپکے راواخلی، د بل طرف نه هم خلق ټوپکے راواخلی او هلته تیر شوے یو دوه هفتے مخکښې هم په دے باندے یو جنګ اوشو، اووه اته کسان، نهه کسان په هغے کښې زخمیان شو، نو زه تاسو ته ریکویسټ کوم، دے اسمبلئ ته ریکویسټ کومه چه د دے د پاره د یوه کمیټی جوړه شی چه دا په 27-1926 کښې وقف شوے زمکه ده او نن هلته د شلو کالو نه، د دیرشو کالو نه، د پینځوشتو کالو نه د خلقو پلاران، د خلقو نیکونه په هغه ادیره کښې ښخ شوی دی او اوس هم دا یو کلے راپاڅی او هغه دا وائی چه یره دا ادیره زمونږه ده خو چونکه دا ادیره وقف شوے ده په 27-1926 کښې نو مهربانی اوکړئ چه د دے نه نوره هم ډیره غټه مسئله جوړیږی۔ هغه ورځ هم په دیکښې اته نهه کسان په ډزو باندے اولګیدل دغه شو، یو مړے د خدائے د طرف نه اوشی بیا لس دولس مړی پکښې د عوامو د طرف نه کیږی، نو مهربانی اوکړئ چه د دے د پاره یوه کمیټی جوړه شی او دا یو نوے ایشو په دے پیښور کښې چه شروع کیږی یا په دے صوبه کښې شروع کیږی نو په راتلونکی وخت کښې به ډیره مشکله وی، د حکومت د پاره به هم ګرانه شی، د پیښور د عوامو د پاره به هم ګرانه شی۔ چونکه مړے یو داسے خبره وی، چه کله مړے اوشی نو د هغے کم سے کم آٹھ ګھنټو کښې دس ګھنټو کښې، باره ګھنټو کښې د هغے د ښخولو بندوبست پکار دے او که دا مسئله دلته جوړه شی نو نه څوک په میاشتو باندے خپل مړی په کور کښې سنبهالولے شی چه یره بل ځائے ته یوسی یا ډیر خلق راغلی دی د بهر نه په پیښور کښې آباد دی یا د مهربانی اوکړی چه ګورنمنټ د مونږ ته څه زمکه واخلی دغلته د ادیرے د پاره، ولے چه پیښور ښار کښې څومره ادیرے دی، هغه په ختمیدو شوے او دا زمونږ د مسلمانانو فرض دے چه مونږه خپل مړی ښخ کړو او که فرض کړه مونږ ته ادیره

نه ملاویږی نو بیا دویمه لاره راته تاسو اوښایئ چه مونږ د خپلو مړو سره څه اوکړه؟ مهربانی اوکړئ چه دغه یوه مسئله زمونږ د پاره حل کړئ۔ روزانه ماته دا مسئله جوړیږی، روزانه پکښے مونږه جرگے کوؤ، روزانه پکښے مونږ مسئلے حل کوؤ۔ ارباب صاحب ته مونږه لاړو جرگه کښے، پکار دا ده چه دیکښے یوه کمیټی جوړه شی او په راتلونکی وخت کښے پیښور ښار ته کومه یوه نوے مسئله جوړیږی، د هغے نه مخکښے مخکښے مونږه دا مسئله حل کړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، اودریږه جی، شکریه جی، د دے حکومت دا لږه واورو چه هغوی، جی جناب بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}</u>: سپیکر صاحب، دا مسئله چه ده د ریونیو ډیپارټمنټ یا د اوقاف ډیپارټمنټ ده خو زه دے خپل ورور ته تسلی ورکوم، د کال اټنشن نوټس مطلب دا وی چه حکومت د د هغے خبرے نوټس واخلی او حکومت ته اوښائی۔ هغه بیا کمیټۍ ته ورکول د دے هیڅ فائده نه وی سپیکر صاحب۔ د دے په باره کښے چه دوئ څنگه خبره اوکړه چه سړے پکښے یو مړ شوے هم دے او تکلیف شته او هغے کښے کمشنر صاحب ته زه هدایت کوم چه هغوی د دے انکوائری اوکړی چه دا د چا زمکه ده او دا څنگه ده؟ ریونیو سټاف به هم رااوغواړی او که د دوئ دا وی چه دا وقف وی، نو بیا بالکل خامخا به ئے وقف کوی او که د چا خپل جائیداد کښے ئے هغه کړی وی، بیا د هغوی خپل جائیداد به پکښے اوگورو، ریونیو کښے به هم اوگورو او کمشنر صاحب چه انشاءالله رپورټ راکړی، زه به په اسمبلۍ کښے دا رپورټ تاسو ته پیش کړم۔

<u>جناب سپیکر</u>: ډیره شکریه جی۔ بشیر بلور صاحب! کوشش اوکړئ چه هم دے هفته کښے که خیر وی دا ایشو او دا مسئله ورته په دے هفتے کښے حل کړئ۔ نور سحر بی بی۔ په دے خبره باندے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی)}</u>: معزز ممبر صاحب یوه خبره اوکړه، یو نااشنا خبره وه۔ یو مړے د خدائے د طرف نه اوشی او نور مړی چه کوم دی، هغه د عوامو د طرف نه اوشی، نو په پیښور کښے څه عجیبه روایات دی، د عوامو د طرف نه هم مړی کیږی۔

جناب سپیکر: دیکښے رحیم داد! یو کار دے، دا مقبرے څوک نورے نوے نه پریږدی، دا د مخکښے نه کومے مقبرے دی، هغه په پیښور کښے دومره Flow ده چه هغه په ډکیدو دی، هغه ډکے شوے۔ یہ جتنی بھی وہ ہوتی ہیں، انکی قبروں کی جگہ نہیں ہوتی۔ یہ مسئلہ ہے، یہ آپس میں آپ بیٹھ کر انکے ساتھ حل کریں جی۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، ما دا خبره کوله۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه تاسو ته ئے ایشورنس درکړو، په دے هفته کښے به ئے که خیر وی۔

(قطع کلامی)

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، د دے د ناپ اوشی چه اوس کومو خلقو خپلے ادیرے خرڅے کړی دی یا کومو پکښے کورونه جوړ کړی دی نو مهربانی د اوشی چه د دے هم انکوائری اوشی چه یره دا ادیره ولے دے خلقو قبضه کړے ده؟ هغه خلقو خو خپله حصه کښے کورونه جوړ کړل، څه ئے خرڅ کړل، څه کښے ئے هسپتالونه جوړ کړل، څه زمکه ئے د سکولونو د پاره په ادیره کښے ورکړه نو آیا مونږه به څه کوؤ، دا عوام به څه کوی؟ بس دغه یو ریکویسټ دے جی۔

جناب سپیکر: نه په ادیره کښے که څه کنسټرکشن شوے وی یا چا غلطے خرڅے کړی وی، د هغے باقاعده Demarcation به کوی۔ ریوینو منسٹر صاحب! یہ آپ کا مسئلہ ہے، تھوڑا سا یہ قبرستان جنہوں نے بیچا ہے یا جنہوں نے غلط قبضہ کیا ہے، اس پر آپ Cognizance لے لیں، آپ کا اور لوکل گورنمنٹ دونوں کا مسئلہ ہے۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): ٹھیک ہے سر، بالکل۔

جناب سپیکر: سارے مقبرے، سارے جتنے بھی لوگ Catch کر رہے ہیں، قبضہ کر رہے ہیں، قبضہ گروپوں سے نجات دلادیں۔ شکریہ جی۔ (محترمہ نور سحر، رکن اسمبلی سے) To move، یہ ایری گیشن منسٹر آج ہے نہیں، تو۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جی؟

جناب سپیکر: ایری گیشن منسٹر نہیں ہیں، دوسرے منسٹر صاحب کے جواب پر آپ کی تسلی ہو جائیگی یا اس وقت تک پینڈنگ رکھیں؟

محترمہ نور سحر: جی پینڈنگ کر دیں سر۔

مجلس قائمہ نمبر 24 برائے زکواۃ و عشر کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Yasmin Zia Sahiba, Chairperson Standing Committee No. 24 on Zakat, Ushr, Social Welfare and Women Development, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House. Yasmin Zia Sahiba.

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر! یاسمین ضیاء Absent دہ، د ھغے پہ ځائے باندے بہ زہ دا پیش کړم۔

جناب سپیکر: زبیدہ احسان بی بی۔

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر صاحب، میں صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط اور طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 185 کے تحت مجلس قائمہ نمبر 24 برائے محکمہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود اور ترقی خواتین سے متعلق رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member of Standing Committee No. 24 on Zakat, Ushr Socail Welfare and Women Development, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: یہ آپ 'پروسیڈنگز' کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔

Again, the motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member of Standing Committee No. 24 on Zakat, Ushr, Socail Welfare and Women Development, to present the Report of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

لیکن یہ سارے چیئرمین صاحبان سے، جتنے بھی سٹینڈنگ کمیٹیز کے بیٹھے ہیں، ان سے گزارش ہے کہ وہ In time اپنی Reports lay کیا کریں، یہ بار بار Extension ادھر لانا کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔

مجلس قائمہ نمبر 24 برائے زکواۃ و عشر کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Member Sahiba Zubaida Ihsan Bibi, to please present before the House the report of the Standing Committee No. 24 on Ushr, Zakat and Women Deployment.

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر صاحب، میں اسمبلی کے قاعدہ 186 کے تحت مجلس قائمہ نمبر 24 برائے محکمہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود اور ترقی خواتین سے متعلق رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: It stands presented.

Ms. Zubaida Ihsan: Thank you, Sir.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جو تحریک آرہی ہے، بہت اہم ہے، اگر اس کو آپ Wednesday پر رکھیں تو مہربانی ہوگی۔ ابھی رپورٹ ہمیں تقسیم کی گئی ہے، ایک منٹ پہلے، یہ جو موشن انکی اڈاپشن کی ہوگی تو اگر آج اڈاپٹ نہ کریں تو مہربانی ہوگی، اس کو پیر کے دن کرلیں۔

Mr. Speaker: It is only for information, اڈاپشن کیلئے پھر آئے گی تو یہ ان ٹائم تقسیم کیا کریں۔ جی۔ ایڈجرنمنٹ موشنز: د پښوا ریانو سرجری لا شروع دہ؟

جناب عبدالاکبر خان: د پښوا ریانو خو ډیر لوئے زور دے۔

تحاریک التواء کار نمبر 266 اور 267 پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on adjournment motions No. 266 and 267, moved by Saqibullah Khan and Israrullah Khan Gandapur, under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, ji.

ثاقب اللہ خان! بیا ستاسو په زړه څه شته څه؟ تاسو خو پرے بنه زړه سپک کړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما او د اسرار خان په زړه یوه خبره ده چه دا شے اوس 'وائنډ اپ' کول پکار دی۔ سر، روزانه مونږه، دا نن هم ماسره یو فائل پروت دے جی، دا یو زنانه ده چه چا ترے Fake Authority Letter اغستے دے او بیا په هغے باندے د هغے جائیداد منتقل شوے دے جی۔ اوس د هغے انکوائری هم اوشوه، هر څه اوشو جی خو جائیداد د پاره د پیسو

قیصه ده نو کله ئے یو تنگوی او کله ئے بل تنگوی نو زه وایم چه منسټر صاحب له ټائم ورکړئ جی چه دا 'وائنډ اپ' شی چه دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: نه دا اوس 'وائنډ اپ' کوؤ، لږ د گورنمنټ د طرف نه که خبره دا سے پکښے دوئ دغه کړی، گنی Committee formation هم کوؤ۔ جی آنربیل منسټر ریونیو، پلیز۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه جی، دا عطیف خان هم پکښے یو دوه خبرے اوکړی، خیر دے جی خو ډیره به خبره نه اوږدوئ عطیف خان۔ د دے ډیپارټمنټ د اصلاح د پاره خبره اوکړئ، الزامات ډیر اولگیدل، الزامات ډیر اولگیدل، دا کافی وو جی۔

جناب عطیف الرحمان: دا جی مونږه الزامات نه لگوؤ، زه یو دوه درے تجویزونه ورکومه، یو جی چه څنگه زمونږ عبدالاکبر خان خبره کړے وه چه تر کومے پورے زمونږه په دے صوبه کښے اشتمال نه وی شوے کنه نو دا دشمنیانے به زمونږ دے خلقو ته جوړے وی، پکار ده چه یره څومره زر تر زره د اشتمال د کیدو د پاره دوئ دغه اوکړی چه زمونږ په دے صوبه کښے جی اشتمال اوشی، یو خو به هر سړی ته خپلے زمکے معلومے شی چه بهئ زما دا ځائے، څنگه چه خانگی تقسیم اکثر مونږ په خپلو خاندانو کښے اوکړو، بیا د هغوی هغه نامے په ریکارډ کښے راروانے وی، پلارانو ئے ځائے خرڅ کړے وی، ترونو ځائے خرڅ کړے وی او د هغوی نامے هغه مسلسل راروانے وی او په هغه وجه باندے خلق اکثر پټواریانو ته لاړ شی او پټواریان ورته وائی چه یره ستا په دے ځائے کښے نوم دے نو د دے وجے نه اکثر په دے خاندانونو کښے بیا دشمنئ جوړے شی۔ دویم جی زمونږه پټواریانو صاحبانو دا خپلے بالاخانے د حلقو نه بهر جوړے کړے دی نو زما دا گزارش دے چه هر یو پټواری د لکه په خپله خپله حلقه کښے، لکه یا په چغرمټئ کښے یا تهکال کښے یا په چمکنو کښے پټواری وی، په هغوی پسے جی خلق راځی ښار ته او اکثر پټواریان وی نه، دفترو کښے کښینی نه، نو پکار دا ده چه هر پټواری د په خپله حلقه کښے ځان له بالا خانه جوړه کړی۔ زما دا یو دوه تجویزونه وو جی۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ جی اورنگزیب خان! خو دوه دوه خبرے اوکړئ زیاتے نه، په دے باندے بلاډ سکشن مخکښے، نلوٹھا صاحب! آپ اس کے بعد۔ اورنگزیب خان۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، مسئله خو دا ده چه دا کوم څه کیږی، هغه خو دوئ ټولو د اسمبلئ ممبرانو چه څه اووئیل هغه خو اووئیلے شو جی، زما خپله یوه مسئله ده، د آفریدو ګړهئ زما د یو پرائمری سکول مسئله ده چه د هغے د لینډ'پرچیز' مسئله ده او تقریباً په هغے ما پندره بیس میټنګونه د ډی او آر صاحب په دفتر کښے، مونږ له ټائم راکړی چه یره سبا تاسو راشئ په دے باندے به مونږه میټنګ کوؤ۔ په هغے تقریباً د تیر شوے شپږو میاشتو نه زه مسلسل لګیا یمه، په هغے کښے مونږه چه کله میټنګ ته لاړ شو نو هلته کښے نه ډی او آر وی او نه بل څوک وی، په اخره کښے بیا ایجوکیشن والا دا څه کسان کښیناستو، ډپټی ډی او آر سره زمونږ یو میټنګ اوشو۔ اوس په هغے کښے دا مسئله ده چه زمونږه راروان دغه کښے د دغه سکول کومے پیسے دی، هغه هم زمونږ نه Lapse کیږی۔ ډی او ار صاحب د هغے هغه ریټ نه ورکوی، هغه دا وائی چه یره مونږ به په سالانه باندے دا زمکه اخلو نو د سالانے خو دا دغه دے جی چه په سالانه هغه اسی هزار روپئ د هغه زمکے ریټ لګوی۔ بیا په اخره کښے یو کس داسے شته په مینځ کښے چه یره دا هر څه به درته زه دغه کړمه که په دیکښے څه مونږ ته ملاؤ شی نو زه تاسو ته هم دا ریکویسټ کوم، د اسمبلئ ممبرانو ته هم دا ریکویسټ کوم چه په پیښور ښار کښے مخکښے نه مونږ ته د ایجوکیشن ډیره سخته کمی ده، زمونږ سکولونه کم دی نو مهربانی د دا اوکړی چه دغه چه کوم زما د سکول دا مسئله ده، دا د ډی او آر صاحب ماته حل کړی ولے چه په راتلونکی میاشت، شل ورځو کښے زما نه دا پیسے Lapse کیږی او که دا سکول زما نه د ډی او آر په وجه باندے یا د دغه ریوینو سټاف په وجه باندے دا اے ډی پی ډراپ شوه یا دا سکول زما نه ډراپ شو نو زه به په دیکښے بهر پور احتجاج کومه او کیدے شی تر دے حده پورے-----

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ، ٹھیک شوہ۔ ٹھیک شوہ جی، ٹھیک شوہ، اوبہ شی۔ ڈی او آر پشاور کوہدایت کریں کہ وہ سیشن کے بعد آ جائیں۔ جی تحصیلدار اور ڈی او آر دونوں آ جائیں گے جی، آپ بیٹھیں جی، ہوگیا جی۔ محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، په چارسده ضلع کښے یو عجیبه خبره شروع ده، پټواری بدل شی او چه اوس تپوس ترے اوکړے چه دا ولے؟ د ډی آر او نه یا د هر چا نه چه افسر وی، وائی دا ماته د پاس نه آرډر دے، پاس نه خو بیا منسټر پورے خبره رسی خو هلته چه یو نوم یادیږی، د + *، چه * + وئیلی دی چه دا بدل کړه، بلکه دغه 'ټرنډ' جوړ شوے دے چارسده ضلع کښے ځوک ټرانسفر، اخوا کیږی دا مونږ ته * + وئیلی دی، ټول افسران دا وائی، او مونږ ته ئے دا هم وئیلی دی چه د منسټر به هم نه منئ، صرف زه چه څه آرډر کومه هغه به کیږی نو هلته پټواریان په چارسده ضلع کښے بدلیږی په خپله خوښه باندے، د تپوس کولو ځوک نشته، که څه خبره ورته کوے، وائی مونږ ته + * وئیلی دی، چه کوم ډیپارټمنټ له ورځے دا درته وائی۔ چه بدلی وی یا پکښے پوسټنګز ټرانسفرز وی، اپوائنټمنټ وی، هم دغه خبره کیږی چه مونږ ته * + وئیلی دی نو چارسده کښے د ممبر خو څه کوے چه د منسټر هم نه شی منلے کیدلے نو دے د پاره تاسو ته زه دا ریکویسټ کوم چه په دے خصوصی انسټرکشنز ورکړئ چه او واقعی د ممبر یا منسټر د هغه د خپلے محکمے په دغه د عمل کیږی او جی دیکښے-----

جناب سپیکر: ښه جی۔ نلوٹھا صاحب! سردار نلوٹھا۔ جاوید خان، اس کے بعد۔ دو دو منٹ، دو دو منٹ، سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں یہ سمجھتا ہوں جی کہ پٹواری سے ہر آدمی، غریب وامیر سارے لوگ پٹواری سے متاثر ہوتے ہیں۔ بڑی اچھی بات یہاں پہ اسمبلی میں ہوئی ہے، اللہ کرے کہ ہم پٹواری کی اور ساری کرپشن سے، ان رشوت ستانیوں سے اور سارے معاملات سے اس صوبے

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

کے عوام کی جان چھڑا سکیں کیونکہ لوگوں نے ہم پہ ذمہ داری ڈالی ہے اور سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت پر ہے اور پھر منسٹر صاحب پر ہے۔ ہم سے کوئی تجویز جو بہتر ہو سکتی ہے، ہم ان کے گوش گزار کرتے ہیں۔ اس دن ایک سال Tenure کی بات ہوئی تھی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جی، پٹواری کو چھ مہینے کا Tenure دیا جائے اور ہر پٹواری کا ٹرانسفر چھ مہینے کے بعد کیا جائے تاکہ جو دور دراز پٹواری لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو بھی اچھے حلقوں میں آنے کا موقع ملے اور سفارشوں سے ہماری جان چھوٹ جائے اور دوسری بات یہ ہے جی، کہ جب پٹواری کرپشن میں پکڑا جائے تو اس کو سسپنڈ کرنا اور اس کی تنخواہ کو کاٹنا کوئی سزا نہیں ہے، جس طرح پچھلے دنوں آپ نے یہاں پہ میٹنگ کی تھی، ایکسپریس وے کے حوالے سے اور اس پر کوئی نو پٹواری Dismiss from service ہوئے ہیں، جن میں ایک میرے حلقے کا اور میرا بڑا قریبی دوست بھی ہے، اس کا بیٹا Dismiss ہوا ہے، تو یہ سزا کم از کم پٹواری کیلئے رکھی جائے تاکہ کوئی خوف اور ڈر پیدا ہو۔ میری یہ تجویز ہے کہ جی منسٹر صاحب تمام پٹواریوں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ جن جن حلقوں میں لگے ہوئے ہیں، وہاں پہ وہ اپنے دفاتر قائم کریں، لوگ دور دراز سے، آجکل گاڑیوں کے کرایے بھی اتنے مہنگے ہیں، سفر کرکے آتے ہیں اور ان کا ٹائم بھی ضائع ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کے دفتر کے باہر جو فیسوں کے ریٹ ہیں، وہ ہر دفتر کے باہر ان کے بورڈز لگے ہونے چاہیئے تاکہ زمینداروں کو پتہ ہو کہ انتقال کی یہ فیس ہے اور مختلف حوالوں سے جو جو فیسیں رکھی ہوئی ہیں، وہ دفتر کے باہر آویزاں ہونی چاہئیں، ہر پٹواری کے دفتر کے باہر تو کم از کم لوگوں کو پتہ چلے گا کہ فیس کیا ہے اور پٹواری کیا لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ اچھی تجویز ہے، منسٹر صاحب نوٹ کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک بڑی زیادتی یہ ہے جی، کہ جب کوئی آدمی مر جاتا ہے، اس کی وراثت منتقل ہوتی ہے اپنے عزیزوں میں تو پٹواری بڑی زیادتی یہ کرتے ہیں کہ وراثت کے انتقال کی بھی اتنی زیادہ فیس انہوں نے رکھی ہوئی ہے کہ جو ہر آدمی نہیں دے سکتا۔ جب ان کے دفتر کے باہر بورڈز ہونگے تو کم از کم ہر آدمی کو پتہ چلے گا کہ وراثت کے انتقال کی یہ فیس ہے اور باقی معاملات کی یہ۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ، یہ اس پہ ویسے بھی کمیٹی تشکیل کر رہے ہیں تو اس میں آپ بھی آئیں گے تو یہ ساری تجاویز اس میں آئیں گی۔ جی جاوید خان، جاوید خان، پلیر ترکئی صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، مهربانی جی۔ دا ډیره اهم ایشو ده، په دے باندے زه خبرے کول غواړمه جی۔ زه ستاسو توجه یو بل طرف ته راګرځول

غواړمه جي۔ دا زمونږ د اسمبلئ رپورټ دے، دا جي صوبائی اسمبلی سیکرټریټ شمالی مغربی، اوس پختونخوا جی، That time was that name ji، دا Adopted on 6th March, 2010 جی، دا رپورټ دوئ مجلس قائمہ کمیٹی نمبر 1 برائے قواعد وضوابط وطریقہ کار استحقاق، دا ستاسو چه ده وړومبنئ کمیټی ده، کمیټی نمبر ون جی، په دیکښے پیج نمبر 9 باندے جی آئټم نمبر 10 او تحریک استحقاق نمبر 55 جی، دا سید محمد علی شاه صاحب پیش کړے وو او په دیکښے جی ډی او آر ملاکنډ په 2009-03-11 باندے 73 لاکھ روپو کرپشن کړے وو جی او دا کیس چه دے دلته کمیټئ ته موؤ شوے وو جی او بیا He was charged three time، د دوئ سفارشات زه تاسو ته وایمه جی۔ سفارشات د کمیټئ چه کوم وو جی: "درج بالا صورتحال کے پیش نظر کمیٹی نے کافی غور وحوض کے بعد متفقہ طور پر محکمہ کو ہدایت کی" ریونیو ته جی، "کہ جناب خائستہ رحمان صاحب، ڈی او آر ملاکنڈ کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور ادا شدہ رقم واپس لی جائے اور صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور تحریک استحقاق کو مزید کارروائی کیلئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جاوید خان، ٹھیک ہے، بس وہ آپ باتیں دو کریں۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئی:</u> نه جی، سر زه بل څه وایم جی، دا ستاسو رپورټ دے جی، زه تپوس کوم د اسمبلئ د سیکرټریټ نه جی چه دا سړے سسپنډ کړے شو جی، د دے سړی نه دا 73 لاکھ روپئ Recover کړے شوے جی او دا پوائنټ بیا جوډیشری کمیټئ ته ورکړے شو او که نه جی؟ د دے زما Findings پکار دی جی چه Already یو سړے Three time charge شوے وی جی او هغه ته۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب! سن لیں، آپ جواب دیں گے اس کا بھی۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئی:</u> زه تاسو ته یو بله خبره کوم جی، As a promotion دغه ډی او آر ئے بیا صوابئ ته موؤ کړو جی او هغه هلته د کرپشن بازار گرم کړو جی۔ په 2010ء کښے چه کوم فلډ راغلے وو، د مشرانو د خوشحالولو د پاره هغه بیا د پټواریانو نه By force شل شل زره روپئ واغستے جی۔ چه ډی او آر پټواریانو ته وائی چه بهئ ماله 20 thousand روپئ راکړئ زه Fund raising کومه،

پټواری به بیا دا پیسے د کوم ځائے نه راوړی؟ بیا د غریبانانو د جیب نه به ئے رااوباسی، نمبر 1 جی، او دا محکمه چه ده نو دا سپورټ کوی جی لینډ مافیا، بلا لینډ مافیا دی جی، که دلته ناست دی په دے ملک کښے، هغه دا محکمه سپورټ کوی جی او زما یو بل پوائنټ دے جی، په ټول پنجاب کښے کمپیوټرائزډ ریونیو ریکارډ جوړیږی، دا صوبه هم د دے په باره کښے غور کوی که نه کوی جی، که نه زاړه کتابونه، زاړه مطلب نقشے به مونږ چلوؤ؟ که پنجاب کښے یو کار کیدے شی نو دلته ولے نه شی کیدے جی؟ نو دے طرف ته توجه ورکول پکار دی۔ نن چه په قوم کښے څومره احساس محرومی ده جی، مخکښے دومره نه وه جی۔

جناب سپیکر: شکریه، دا ټهیک وایئ، دا ټهیک وایئ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: نو دے له تاسو توجه ولے نه ورکوئ جی؟ چه یو سړے Three times charge او هغه بیا هم په کور کښے ناست وی او چا ته سزا نه ملاویږی، دا سستم به څه ټهیک کیږی جی؟

جناب سپیکر: ثناء الله خان میانخیل صاحب، ثناء الله خان صاحب۔ (تالیاں)
یو، ون بائی ون جی، ون بائی ون۔ تاسو ته موقع ملاویږی جی، ټولو ته جی خیر دے۔ ثناءالله خان ته خو جی ډسکونه غږیږی لگیا دے، ډیره موده پس راغلے دے، تاسو ورته ښه ویلکم او نه کړو۔ جی ثناءالله خان۔

الحاج ثناءالله خان میانخیل: سر، میرے خیال میں یہ آپ کی، پہلے تو میں محبت کا اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے ہی یہاں پر یاد کیا جاتا ہے حالانکہ میرے بھائی کافی ہیں (ہنسی) اور کچھ ہمارا جو اس وقت وہ ہے، حقیقت یہ ہے سر، کہ ہمارا جو لوکیشن ہے، اس لوکیشن وائز اور کچھ جو اپنے Circumstances ہیں ان کے مطابق یقیناً کبھی کبھی جناب کو درخواست کرنی پڑتی ہے اور ابھی بھی شاید میرے بچے کا وہاں پر، اس کے ساتھ میں Committed ہوں اور ایچی سن میں اس کا وہ ہے تو اس کیلئے شاید میں ایک دن کیلئے پھر بھی جناب سے رخصت کا طلبگار ہونگا۔ جناب! چونکہ وہ Relevant subject جو تھا، اس میں ایک تجویز دینی تھی، بحیثیت خود میں بھی زمیندار اور وہ زمیندار جن سے ہم ووٹ لے کر آئے ہیں، ان کے جو مسائل ہیں، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے جو تجویز آئی ہے اور اشتمال کا مطالبہ کیا گیا ہے، پھر اس میں ایک بندوبست کیلئے اور اس کے جواب میں چترال کا بندوبست یا کچھ علاقوں کے بندوبست کا ذکر آیا ہے، میں

سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چونکہ بندوبست ہوئے سن 68ء 66ء میں بندوبست ہوا تھا اور اس کے بعد اس کا اندراج تھا کہ ہر پچیس سال کے بعد ایک بندوبست یا اشتمال کیا جائے گا، آج حقیقت ہے سپیکر صاحب، ہمارے دفاتر میں ہمارے جو ریکارڈز ہیں لوگوں کے بمعہ ہمارے، وہاں پر آپکی جمع بندیاں بھر چکی ہیں کیونکہ سسٹم میں تبدیلی آئی ہے، صدر دفتر کا ریکارڈ جو ہے، وہ محفوظ نہیں رہا ہے اور Even آپ کے جو شجرے ہیں، ان میں نمبر خسرہ جات غائب ہو چکے ہیں اور ان کی صحیح فیلڈ بکس نہیں مل رہی ہیں، اس کیلئے میری تجویز ہے کہ یہ جو ساری باتیں ہوئی ہیں، اس میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ ریکارڈز جو ہیں، دن بہ دن خراب ہوتے جارہے ہیں تو فوراً حکومت اس اہم معاملے پر توجہ دے اور بندوبست اور اشتمال کیلئے پورے صوبے میں اس کا از سر نو بندوبست اور اشتمال کرایا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: دوسرا سر، اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں جی آپ سب کی معلومات کیلئے جو آپ غیر حاضر تھے، نہیں آرہے تھے تو اس پہ سب ممبران کی طرف سے تجویز آئی ہے کہ بہت موثر جس میں زمیندار اور آپ جیسے، جو بھی Experienced لوگ ہیں، ان کی کمیٹی بنا رہے ہیں تو یہ تجاویز جو آپ دے رہے ہیں، یہ آپ اس میں خود بیٹھ کے، جو ریونیو ایکٹ ہے اس میں بھی ترامیم لا رہے ہیں تو اس کیلئے آپ سب کو ٹائم دینا ہوگا اور آپ سب آئیں گے، اسمبلی میں اس پہ باقاعدہ ایک میٹنگ ہوگی جی۔ میاں نثار گل صاحب! مختصر مختصر دوہ دوہ خبرے اوکړئ، د جمعے ورځ ده او مونځ ته لس پنځلس منټه پاتے دی۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں ضرور حاضر ہونگا اس میٹنگ میں۔

جناب سپیکر: جی، آپ آئیں گے جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، مجھے ذرا منسٹر صاحب کی توجہ چاہیئے۔

جناب سپیکر: ریونیو منسٹر صاحب۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، آج بہت اہم مسئلے پہ، مطلب پٹواری کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں دو تین باتیں کروں گا اور صرف مثالیں دوں گا منسٹر صاحب کو، وہ یہ کہ یہ ہمارے دوست بھی ہیں، ریونیو منسٹر ہیں لیکن میرے خیال میں یہ 'مائنڈ' نہ کریں، جب سے نظام کمشنروں کو دیا ہوا ہے، اس کے بعد ریونیو منسٹر کی بات اس طرح نہیں سنی جاتی جس طرح پہلے سنی جاتی تھی۔ اس کی دو تین مثالیں میں

دینا چاہتا ہوں جناب سپیکر، وہ یہ کہ ہمارے کوہاٹ ڈویژن کے جو کمشنر صاحب ہیں، اللہ اس کو خوش رکھے، میں اپنے گاؤں کی بات کرنا چاہتا ہوں، اپنا جو میرا 'پراپر' گاؤں ہے پٹوار حلقہ، اس میں ایک پٹواری نے ایک دن میرے رشتہ دار سے، تقریباً ایک مہینہ پہلے، پندرہ ہزار روپے لیے، اس کے بعد کچھ اور بھی لیے۔ بعد میں جب پتہ لگا، وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھ سے کمشنر صاحب یہ پیسے مانگ رہے ہیں اور میری یہ مجبوری ہے کیونکہ صوبائی حکومت کا وہ Role نہیں ہے کہ وہ پٹواری کو ٹرانسفر یا تحصیلدار کو ٹرانسفر کر سکتی ہے اور پھر میں نے، ریونیو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ایک پٹواری کا نام ان کو دیا تھا، میرے کرک میں بدنام زمانہ پٹواری آیا، جدھر سے بھی تھا، ٹیری پٹوار میں آیا اور اس کیلئے کمشنر کو فون بھی کیا، لکھ بھی لیا، ایم پی اے نے بھی اور منسٹر نے بھی لکھوا دیا لیکن اس کے باوجود بھی وہ پٹواری ٹرانسفر نہیں ہوا، وجہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ جی کمشنر صاحب کی چلتی ہے، ریونیو منسٹر کی نہیں چلتی، تو میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ صاف بولا کریں، اگر آپ اسمبلی میں جواب دیتے ہیں ریونیو کی طرف سے تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن نہیں دینا چاہتے تو تحصیلدار بھی کمشنر ٹرانسفر کرتا ہے، ڈی او آر بھی کمشنر ٹرانسفر کرتا ہے اور پٹواری بھی کمشنر ٹرانسفر کرتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا سر۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر صاحب، ما له هم یو منټ د خبرو موقع را کړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بل څه کښے ؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> نه هم دے باره کښے۔

<u>جناب سپیکر:</u> او دریږه دے باندے خو به تاسو، یو تن به 'وائنډ اپ' کوئ۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> نه 'وائنډ اپ' به ریونیو منسټر اوکړی، زه به صرف ریکویسټ اوکړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> بنه جی، وایئ څه تاسو۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> دا محمد علی شاه صاحب چه خبرے کولے نو په هغے کښے ئے اووئیل چه مونږ د چارسدے نه پته کوؤ نو ټول خلق وائی چه دے * + پټواریان

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

راوستی دی، یو خو دا د Expunge کړے شی، ولے چه یو سړے موجود نه وی هغه باندے دومره لوے الزام چه دے، دا ډیر زیاتے دے او بیا زه خالی دا عرض کوم چه * + خو پیښور، صوبه کښے هډو وی نه، هغه خو بهر دے هلته سبق وائی او دومره لوے Blame او دومره لوے هغه الزام لګول ډیر زیاتے دے او مونږ دا Condemn کوؤ، د پټواریانو دا ټرانسفر او د دوئ دا چه کوم کرپشن دے، دا زما خیال دے ټول، ماته یو وخت یاد دے چه زمونږ یو سینیئر منسټر وو، راجه سکندر زمان خان، نو هغه ته ما وئیل چه تاسو دا ریونیو ولے واغستو، دا ډیپارټمنټ، نور یو لوے ډیپارټمنټ به د اغستے وو سینئر منسټر یے نو ما ته وائی: *بلور صاحب! جب تک پٹواری علاقے کا ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم گاؤں میں رہ نہیں سکتے۔* دا دومره کرپټ محکمه ده د پټواریانو او دے باندے د کمیټی جوړه کړے شی او دے باندے صحیح تحقیقات د اوشی او هغے نه پس چه څه فیصله کوی، هغه ټهیک ده خو د چا نوم اغستل، دا زه وایمه چه دا زیاتے دے، دا د Expunge شی نو زه به ستاسو شکر ګزار یمه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *ہاں اس کو Expunge کریں لیکن کوئی بھی صاحب ان چیزوں میں مداخلت نہ کیا کریں، ان الفاظ کو جو بشیر بلور صاحب نے کہا ہے، انکو Expunge کیا جائے جی۔* تاسو دواړو کښینے، یو جی، One by one۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> د هدایت الله۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه وزیر صاحب! تاسو لږ په زړه زور تیر کړئ، خیر دے دے اول وارو *لیکن پریس میڈیا کے دوستوں سے بھی گزارش ہے کہ جو لفظ Expunge ہونے کا آرڈر کیا جاتا ہے، وہ میڈیا کیلئے بھی لازم ہے کہ وہ وہ بھی شائع نہیں کریں گے ورنہ یہ Breach of Privilege میں پھر آتا ہے، تو آپ لوگ بھی اس میں محتاط رہیں، اختیاط کریں۔ جی، مولوی عبید اللہ صاحب۔*

<u>مولوی عبیداللہ:</u> حمداً و الصلواۃ للہ وعلیٰ النبیﷺ۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږ

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

زمونږ ټولو معزز ممبرانو خپل خپل اظهار رائے اوکړه خو څنګه د پټواریانو متعلق اسرار اللّٰه ګنډا پور صاحب نه بلکه د بشیر بلور صاحب پورے هر یو تقریباً خپل خپل رائے ورکړه لیکن اوسه پورے زه خو په دے خبره باندے قائل نه یم چه بس ګفتن ونشستاً برخاستاً، عمل درآمد او د هغے-----

جناب سپیکر: داسے به نه وی مولوی صاحب، دا درے ورځے دومره قیمتی ټائم مونږه هسے نه دے ورکړے، ته لږ مخکښے پروسیډنګز ته ګوره، بیا به د تسلی اوشی،اوس څه تجاویز، څه د زړه کښے وی، هغه اووایه۔

مولوی عبیداللّٰه: تجویز مے دا دے ، فقط محکمه مال نه بلکه د محکمه مال په شان نورے محکمے مثلاً زما علاقه کښے د جنګلاتو محکمه ده-----

جناب سپیکر: اودریږه هغے باندے مه ځه، اوس په دے یو خبره کوه، چه دا کوم دے وخت کښے زیر بحث ده۔

مولوی عبیداللّٰه: دغه کرپشن او غلا او بے ایمانی ختمولو د پاره مکمل نظام، جزا و سزا چه اونه شی نو دا هیڅ کله ختمیږی نه او زه دے خپل ټولو ممبرانو ته هم دا درخواست کوم، مخکښے خپل احتساب د اوکړی، خپل ګریوان ته د اوګوری (تالیاں) خپله د هم دا خبرے اونه کړی، هغے نه وروستو نورو باندے خبرے به کوؤ، دلته زما خیال دے فقط په خبرو خبرو کښے زمونږ خبرے ختمیږی، د هغے عمل درآمد او د هغے سزا وجزا هیڅ اداره شته نه،که اداره شته نو هغه هم پخپله په کرپشن کښے لګیا ده، هغه هم نه کوی نو زما خیال سره د خدائے د طرفه چه آسمانی یوطاقت جوړ شی، دغه کسان اوسه پورے مااونه کتل، دا کولے شی۔

جناب سپیکر: جی ہدایت اللّٰہ خان،پلیز۔

جناب ہدایت اللّٰہ خان(وزیر امور حیوانات): شکریه جناب سپیکرصاحب۔ دا اول خو د مولانا صاحب په ځائے کښے پټواری نشته نو دے خو پټواری پیژنی هم نه (قہقہے، تالیاں) پټواری خو جی هغه سړی ته معلوم وی-----

جناب سپیکر: چه دا څومره لویه بلا ده هی؟ (قہقہے)

وزیرامور حیوانات: او جی۔ دا بحث اوشو، ډیر زیات او ډیر ښه تجاویز او مشورے راغلے خو خبره جی داده اصلی چه په دے باندے، واقعی جی دا بعضے خبرے زمونږ د خپل مداخلت په وجه باندے دے حد ته رسیدلی دی چه مونږ په دیکښے خپل مداخلتونه کوؤ او د خپلے خوښے خلق راولو۔ نمبر ایک خبره دا ده چه زمونږ په دیکښے خپلInterference ختم شی او په دیکښے هغوی خپل د ډیپارټمنټ چه کوم خلق تعینات کوی، پکار دے چه هغه راشی۔ بله جی د پټواری په باره کښے دا څه نوے خبره نه ده چه ګنی نوے نن مونږ کوؤ، دا چه د کله نه دا پاکستان جوړ شوے دے، پټواریان راځی او مطلب دا دےچه هم دغه شان،دا زمونږه حکومتونه هم راځی، بیا بدلیږی هم، پټواریان په خپل ځائے باندےخپل کارکوی۔ دا اوس یو ملګری راته خبره کوله، یو مشر زمونږ د علاقے راغلے وو، هغه راته اووئیل چه یو پټواری په لار روان وو نو د هغه نه قلم اولویدو نو چه قلم ترے اولویدو نو یو زمیندار وو، هغه ورته آواز اوکړو، وئیل پټواری کاکا، نو هغه چه واپس شو نو وئیل داچاړه درنه اولویده، دا چاړه اوچته کړه نو چه هغه رااوچت کړو، رااوګرځیدو، ورته ئے وئیل دا خوکاکا قلم دے، وئیل که ستا د پاره قلم دے نو زما د پاره خو چاړه ده (قہقہے) دا جی ټوله خبره هم دغه شان ده۔ لنډه خبره دغه ده چه بس په دے باندے دا کوم تجاویز چه راغلل جی، عملی په دے باندے کاراوشی او کښینو او په دے باندے دغه شی۔ چاړه دغه زمونږه د پاره ـــــ۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان، ملک قاسم خان۔ بس دا اخرنے دےجی، د دے نه پس بل سړے نه جی۔ ملک قاسم خان، مختصر اووایئ چه وزیر صاحب نه جواب اوغواړو، بیا د جمعے مونځ به نه کوؤ نن نو؟ جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، جناب والا، دریمه څلورمه ورځ ده، دا تقریرونو لګیا دی، زه چه سرپرستی نه کومه، سوال نه پیدا کیږی چه ماتحت افسر به، زمونږ ټولے حجرے چلیږی لګیادی، پټواری زمونږ کورته چه کوم دےد چینئ بورئ راوړی، چرګان راوړی، زما ملیمانه ساتی، بیا به څه رنګ هغه کرپشن نه کوی، کومه محکمه ده

چه په هغے کښے کرپشن نشته؟ دا سرپرستی زمونږ ورته حاصله ده او په دے عمل څوک کوی جی؟ اصل خبره دغه ده چه دا ټول سفارشات، دا زمونږ جاوید ترکئ صاحب چه کومه خبره اوکړه، دے کمیټئ کښے زه خپله ممبر یمه جی، چه دلته کښے څه ایکشن اوشی، هغوی ته اولټه ترقی ورکړی، دا کومه محکمه ده چه په هغے کښے د سحر نه واخله تر بیګاه پورے چیک شته، د پیسو نه بغیر دا اسمبلی خو جی چه څومره خبرے کیږی، ما ته بالکل دا هرڅه عبث ګپ شپ او دا د خلقو ټائم ضائع کول او د عوام دا سرمایه، عظیمه سرمایه فضوله روانه ده۔ جی په یوڅیزچه عمل نه کیږی، دا مونږ لګیا یو، دا کرپشن هغه دے چه پرویز خټک اووئیل چه راشئ چه قرآن اوچت کړو چه څوک به کرپشن نه کوی۔ دا مسئله صرف چه د خدائے د طرف نه راغلے وی چه څو پورے ستا په خپل زړه کښے ترس نه وی راغلے د اللّٰه تعالیٰ والا ، کله هم دغه نه ختمیږی او بالکل جړه چه کومه ده، دلته کښے دا اپوائنټمنټس جی ټول، پته نه لګی چه غریب نشته، غریب طرف ته کویت او دوبئی لګیا ده،غریب ته چل دے سحر چه پاڅے نو غریب ته هیڅ قسم څه نشته په هر څه کښے یو لویه لوبه جوړه ده۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ انورخان صاحب۔ اودریږئ انور خان، جی انور خان، محمد انور خان۔ دومره زیات زور مه ورکوه بټنے ته، یو ځل ټچ کوه نو بیا۔ ملک قاسم خان که دا بټن د بند کړله نو د هغه به کهلاؤ شی۔ *جی انور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔*

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ اوس جی نن سبا په چترال کښےSettlement روان دے ، هلته پټواریان راغلی دی، چونکه چترال زمونږ Neighbor district دے او هلته زمونږ تګ راتګ دے ، د حالاتو نه خبر یو جی او هلته چه په څه طریقه باندےSettlement روان دےجی، هلته د خلقو نه ډاکومنټس غواړی، یو ځائے کښے Settlementنه دے شوے ، یو ځائے کښے بندوبست د مخکښے نه نشته دے ، صرف د خلقو که رسیدونه دی، په سپین کاغذونو دی او هلته دوئ یو سړی ته وائی چه زه به ستاپه نوم باندے زمکه هله انتقال کومه چه ستا سره د دے زمکے څه ثبوت وی۔ دویمه خبره دا ده جی، زمونږ په دیر کښے کوم پټواریان رالیږلے شوی دی، د پټواری سروس چه کوم

دے جی، دا ڈسٹرکٹ کیڈر سروس دے او ځومره پٹواریان چه دیر اپر ته راغلی دی، هغه د ډاؤن ڈسٹرکٹ نه راغلی دی۔ زه په دے خبره حیران یمه جی چه دا بھرتی شوے ده، دا څنګه شوے ده، د کوم ځائے نه شوے ده؟ نو زما به جی ریکویسٹ وی چه اپر دیر ته کوم پٹواریان راغلی دی، جی مونږ غریب خلق یو، زمونږ غریبے ضلعے دی، هلته Alreadyد جاب مسئله ده نو دغه کوم کسان چه د نورو ضلعو نه راغلی دی جی، دا د فوراً تبدیل کړے شی جی او په چترال کښے چه کوم ظلم روان دے جی، هلته د خلقو نه ډاکومنټس غواړی چه زه به ستا په نوم باندے هله انتقال کومه چه ته به، د خلقو د نیکونو زمکے دی، خلقو آباد ے کړی دی جی نو زمونږ په دیر کښے که دغه شان Settlement کیږی کوم چه په چترال کښے روان دے نو مونږ ته کم از کم په خپله ضلع کښے دغه ضرورت نشته دےجی، بیا د زمونږ دا پټواریان هم راولی جی او نه مونږه دغه شان Settlement غواړو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *شکریہ جی۔ ارباب ایوب جان صاحب، ارباب ایوب جان صاحب کا مائیک آن کریں، آنریبل منسٹر ایگریکلچر، جی۔*

<u>*ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت)*</u>: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یمه۔ دا دوه درے ورځے اوشوے دلته دے هاؤس کښے، ریونیو ډیپارټمنټ او خاصکر په پټواریانو باندے خبره کیږی او زما آنریبل ممبرانو ځومره چه خبرے اوکړے، دا بالکل سو فیصد ٹھیک خبرے دی۔ اوس مخکښے حالات، لکه مخکښے پټواریان چه وو، هغه لږComparatively ډیر ښه وو۔ جناب سپیکرصاحب، ته هم زمیندار یے، زه هم زمیندار یم، دلته اکثریت زمینداران ناست دی خو که مونږه اوګورو، دلته خپل خاصکر پیښور ښار کښے چه دا قبضه ګروپ او مافیا ګروپ او قتلونه، دا ټول څیزونه چه دی، دا د پټواریانو د وجے نه شروع شوی دی۔ زما زمکه به تاسو پسے انتقال کړی او ستاسو زمکه به په ما پسے انتقال کړی او مینځ کښے به بیا مافیا ګروپ پیدا شی او بیا به قبضه ګروپ پیدا شی۔ دیکښے ډیر مړی هم اوشو او دا د تشدد یو نوے لاره دے طرف ته لاړه نو دے د پاره موجوده حکومت کیبنټ دا فیصله اوکړه چه مونږه د دے بدعنوانئ لاره څنګه اونیسو او د دے مخ نیوے به څنګه

اوکړے شي؟ نو جناب عالی، د ټولو نه مخکښے د دے کیبنټ زه مشکور یمه، د کیبنټ چه هغه زه د'ری سټرکچرنګ' او To bring reforms in Revenue Department، د هغے چیئرمین وومه نو جناب سپیکر صاحب، په هغے کښے ایس ایم بی آر ممبر وو، په هغے کښے فنانس سیکرټری، منسټر فوډ په هغے کښے ممبران وو او منسټر ایګریکلچر، سیکرټری ایګریکلچر، سیکرټری فنانس، دا ټول ممبران وو نو دیکښے مونږه ډیر زیات میټنګونه اوکړل جناب سپیکر صاحب، او مونږ ته دا پته اولګیده چه دا کارونه ولے کیږی، هغه ځکه کیږی چه د محکمه مال او د ریونیو ټول ریکارډ چه دے، هغه د پټواری په لاس کښے دے جناب سپیکر صاحب، دے په وجه باندے هغه ریکارډ کښے هغه غلطیانے راولی، هغه خرابوی، ورځ په ورځ خرابوی او زمیندارانو ته یا څوک چه زمکے خرڅوی، هغوی ته ډیر لوئے مسائل پیدا شي نو مونږ داسوچ اوکړو چه دا ریونیو ریکارډ څنګه به مونږه پټواری نه واپس اخلو؟ نو مونږ ټولو نه مخکښے دا اوکړل چه مونږ کمپیوټرائزډ سسټم طرف ته لاړشو چه دا کمپیوټرائز کړو۔ دویم دا لکه څنګه سردار صاحب اووئیل چه دے نه علاوه مونږ داسے هغه اوکړو چه انتقال، فرد نمبر، دا په ویب سائټ باندے Available وی۔ که ستاسو دغه وی نو په دے باندے بیا څومره پیمائش چه به د زمکو کیږی، هغه په سائنټیفک بنیادونو باندے اوکړی چه هغه مونږ کمپیوټرائزیشن طرف ته لاړ شو۔ دویم دا دے چه پټواریان چه کوم نوی بهرتی کیږی، At least د هغوی تعلیم به ایف اے وی او کمپیوټر کښے به هغوی ډپلومه اغستے وی۔ دے نه علاوه څنګه چه محافظ خانے دی، ستاسو څومره ریونیو ریکارډ دے، هغه محافظ خانه کښے پروت دے، څومره د پیښور هسټری چه ده د انګریزانو د وخت نه، هغه دلته پرته وه، پکار ده چه زمونږه'هسټوریکل' د سلو سلو، دوه دوه سو کالو، چه پیښور سل کاله مخکښے څنګه وو؟ هغه ټول محافظ خانه کښے به پروت وو، هغه ټول محفوظ نه دے۔ هغے د پاره مونږ اووئیل چه هر یو تحصیل کښے یو محافظ خانه به جوړوؤ او محافظ خانه به جوړوؤ چه ریونیو ریکارډ ورسره د هغے تحصیل او د ضلعے ریکارډ او د هغے هسټری پرته وی او هغه هر یو تحصیل کښے به یو دفتر وی او هغه به کمپیوټرائزډ وی چه تاسو که ځئ، که ویب سائټ باندے هغه

اغستل غواړئ یا هلته ځئ نو پټواری ته به نه ځئ، تاسو به ځئ، ستاسو ریکارډ به هلته موجود وی نو دغه شان مونږ ورسره دا اشتمال، لکه ثناءاللّٰه خان اووئیل چه اشتمال، هغے کبنے ډیر اشتمالونه، د ضلعو ډیر اشتمال پاتے دے نو هغے کبنے به زمونږ د اشتمال بیل یو سیکټر وی او هغے کبنے به دا ځومره پټواریان چه دی، بهرتی کیږی، هغوی به دوه کاله ټرینګ هلته اخلی نو زما دا خیال دے چه دلته زما آنریبل ممبرانو چه ځومره خبره اوکړه، هغه وخت ئے ضائع کړے نه دے بلکه دا ډیره ښه خبره دوئ اوکړه چه دا د پټواریانو په وجه باندے نن ډیر زیات قتلونه کیږی، نن ډیر زیات حالات خراب شو نو چه کومے دوئ خبرے اوکړے، زه دوئ سره متفق یمه خو چه کوم کوششونه مونږه تیر شوے یو کال کبنے کړی دی، مونږه اوس د هغے Recommendation واستول کیبنټ ته، یو کاپی به زه تاسو له درکومه، که تاسو وایئ نو مونږ څلور پینځه ممبران یا شپږ ممبران تاسو سره یو میټنګ به هم کوؤ، که تاسو څوک راغواړئ نو هغے کبنے به مونږ تاسو سره کبنینو۔ زه ستاسو ډیر مشکوریمه، سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Arbab Sahib. Ji, Revenue Minister Sahib.

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال):</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے تو اپنے تمام بھائیوں کا مشکور ہوں جی، جنہوں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی بحث میں حصہ لیا اور اپنی اچھی اچھی تجاویز دیں جی۔ میں ارباب صاحب کا مشکور ہوں، ارباب صاحب نے آدھی تقریر میری تقریباً پوری کر دی کہ اس حکومت نے آتے ہی یہی سوچا کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو صحیح کیا جائے اور اس کیلئے کیبنٹ نے ایک کمیٹی بنائی جس کے سربراہ ارباب صاحب ہیں۔ میں بھی ممبر ہوں اور منسٹر فوڈ ممبر ہے، فنانس کا سیکرٹری اور باقی ڈیپارٹمنٹ کے جو متعلقہ ہیں، وہ بھی ممبر ہیں، جنہوں نے یہی ضرورت محسوس کی اور اس پر بہت بحث ہوئی کہ کس طریقے سے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو صحیح کیا جائے جی؟ تو الحمد للہ وہ کمیٹی کی رپورٹ اب کیبنٹ میں آئے گی، انشاء اللہ Next کیبنٹ کے اجلاس میں وہ آئے گی انشاء اللہ، جس طرح ارباب صاحب نے فرمایا، ہم آپ کو کاپی دے دیں گے۔ جناب والا، عبدالاکبر خان نے اور ثناء اللہ خان نے جو بات کی ہے، Basic چیز زمینداری میں، ریونیو میں یہی ہے کہ کاغذات کو صحیح کرنا چاہیئے اور جب تک Settlement یا اشتمال نہ ہو کبھی بھی آپ کا ریکارڈ صحیح نہیں ہو سکتا جی۔ اس کیلئے الحمد للہ ارباب صاحب نے اور ہم نے تجویز دی ہے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں ایک نیا ڈیپارٹمنٹ ہم بنا رہے ہیں، Settlement کیلئے کیونکہ ہماری بدقسمتی

ہے جی کہ Settlement ہم شروع کرتے ہیں، جب وہاں کچھ کام ہو تو پٹواری جاتے ہیں، نہیں تو وہ تمام مال کی طرف آنے کیلئے شروع ہو جاتے ہیں جس سے Settlement کا کام خراب ہو جاتا ہے جی، تو ہم اس کو علیحدہ ڈیپارٹمنٹ بنا رہے ہیں کہ Settlement کا پٹواری مال میں بھی نہیں آئے گا، مال کا پٹواری Settlement میں بھی نہیں جائے گا اور اس کیلئے ہم نے Criteria مقرر کر دیا ہے کہ کوئی پٹواری اب نہیں لگ سکتا جس کو Settlement کا تجربہ نہ ہو، جس نے کمپیوٹرائزیشن نہ کی ہو اور جس کی تعلیم ایف۔اے سے کم نہ ہو، تو اس وقت انشاء اللہ اس سے، لیکن مصیبت سب سے بڑی یہ ہے کہ Settlement due ہے، اب تک تقریباً ضلعوں کی، یہ ٹھیک بات ہے کہ ہر بیس پچیس سال بعد Settlement ہونا ضروری ہے، Due ہے لیکن ہمارے مالی حالات ایسے ہیں کہ At a time یہ Settlement نہیں کر سکتے۔ ہم ہر سال ایک دو ضلعے لے رہے ہیں اور انشاء اللہ اس میں یہ چیز ختم ہو جائیگی اور اس کے ساتھ کمپیوٹرائزیشن، اٹھارہ ضلعوں کی کمپیوٹرائزیشن اے ڈی پی میں آچکی ہے لیکن کمپیوٹرائزیشن بھی اس وقت صحیح طریقے سے ہوگی جب Settlement ہوگا، کاغذات ٹھیک ہونگے۔ اگر کاغذات ٹھیک نہ ہوئے، تب بھی ایک مصیبت بن جائیگی۔ ابھی پشاور میں ایک سرکل کا Settlement شروع ہے اور اس میں اتنے پرابلمز آرہے ہیں جس کا اندازہ نہیں ہے، اس لئے Settlement کا ہونا ضروری ہے۔ میں حکومت سے بھی ریکویسٹ کرونگا، ارباب صاحب بھی کابینہ میں ہیں، ہم نے کہا کہ ریکویسٹ کرینگے کہ اس سال ہمیں Settlement کیلئے ایک محکمے کی منظوری دی جائے جس میں ہم سٹاف لیں اور تجربہ کار سٹاف لیں کہ جو صحیح Settlement کرے، آپ کو میں مطمئن کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس حکومت کی پہلی Priority یہی ہے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو صحیح کیا جائے۔ میرے بھائی ثاقب چمکنی نے انشورنس کی بات کی، انہوں نے تین تجویزیں دی تھیں جی، ان تجویزوں میں دو تجویزیں ان کی ہم نے Implement کر دی ہیں، انہوں نے Tenure ایک سال کا کہا تھا، کیبنٹ نے Tenure ایک سال کیا ہے، کوئی پٹواری بھی بغیر شکایت کے ایک سال تک تبدیل نہیں ہو سکے گا، ان کے کہنے پر کیبنٹ نے Approve کیا ہے۔ دوسری انہوں نے تجویز دی تھی، مسجد میں اعلان کرنے کی، وہ بھی ہم نے سرکلر جاری کیا ہے۔ تیسری ان کی جو تجویز تھی کہ ایک پٹواری ایک حلقے سے جب جائے پورے ضلع کے حلقوں سے پھر اکر، اس پر غور کرنے کی بات ہے کہ یہ ابھی قابل عمل ہم نہیں سمجھتے، اس پر ہم نے سوچنا ہے۔ باقی آپ جو کمیٹی کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ بنا رہے ہیں، آپ بنائیں، ہماری رہنمائی ہوگی، ہم خوش ہیں،

اس میں جناب اسرار اللہ خان کا پرابلم ڈی پی سی کا آ جائیگا، اس میں پٹواری کے متعلق باتیں آ جائیں گی اور جن جن لوگوں کے خلاف آپ نے کرپشن کی بات کی ہے، اس پر عملدرآمد شروع ہوا ہے، اس پر کارروائی شروع کرینگے، انشاء اللہ کوئی بھی پٹواری جس کے خلاف کوئی شکایت ہو گی، اس کے خلاف ضرور کارروائی ہو گی۔ میرے بھائی جاوید خان نے ڈی او آر کے متعلق بات کی ہے۔ ڈی او آر کے خلاف ایکشن لینا اسٹیبلشمنٹ کا کام ہے کیونکہ آپ کو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ سولہ گریڈ سے Above نہ ہم ٹرانسفر کر سکتے ہیں، نہ ہم ان کے خلاف ایکشن لے سکتے ہیں لیکن میں ان کی تسلی کیلئے کہتا ہوں کہ اس آدمی کے خلاف یہ کیس عدالت میں وہ لے گیا تھا، پیسے کی ریکوری کیلئے ہم نے کیا ہوا ہے اور یہ ڈی او آر جس کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ کسی اور کیس میں مطلوب ہے، اس کو Revert بھی کر دیا ہے اور ڈی او آر سے تحصیلدار بن گیا ہے جی، اس پر گورنمنٹ نے ایکشن بھی لیا ہے۔ (قطع کلامی) نہیں، جس کیس پر حکومت پکڑے گی اس پر ہم نے ایکشن تو لیا ہے نا جی کیونکہ اس کو ہم نے Revert کر لیا ہے۔ جب تک کمپیوٹرائزیشن نہیں ہو گی، پٹواری سے جان نہیں چھوٹ سکتی، جس طرح ارباب صاحب نے کہا ہے اور اس کیلئے واحد طریقہ ہے کہ جب آپ کے پاس کمپیوٹر میں ہر چیز آ جائیگی، پٹواری کا Role بھی یہ پہلی حکومت ہے جو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، انشاء اللہ کوئی ایسا کام نہیں ہو گا۔

Mr. Anwar Khan Advocate: Out of district ------

وزیر مال: Out of District، چترال کی بات انہوں نے کی ہے جی، چترال میں کوئی ہمارے پاس ایک طریقہ کار ہے پٹواری کو بھرتی کرنے کا، ڈسٹرکٹ کا ایک رجسٹر ہوتا ہے، اگر ڈسٹرکٹ کا رجسٹر نہ ہو، پٹواری ہم ایسے بغیر Train کئے نہیں لے سکتے جی۔ اگر کسی ضلع میں یہ شکایت آئے کہ وہاں Trained موجود ہیں اور باہر سے پٹواری گیا، وہاں پٹواری ختم کرینگے، وہ غلط بات ہے، وہ ہو ہی نہیں سکتا جی لیکن بات یہ ہے جہاں رجسٹر خالی پڑا ہو گا، کوئی نہیں ہو گا، ہم نے کام چلانا ہے، ہم نے کام کیلئے آدمی تو بھرتی کرنے ہیں کہ وہ جہاں سے بھی جائیں گے، وہ صوبے سے جائیں گے، صوبے سے باہر نہیں ہونگے جی، انشاء اللہ وہ بھی ہو گا جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: Out of District جو پٹواری ہیں-----

Mr. Speaker: No cross talks, no cross talks.

تھوڑا سا ان کو 'کمپلیٹ' ہونے دیں، پھر اس کے بعد۔

وزیر مال: سر، ان کی جو شکایت ہے، یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کو پوری تفصیل فراہم کر دونگا۔ کہ کوئی ایسی بات نہیں ہو گی انشاء اللہ، جس سے وہ ہو گا۔ (تالیاں) محمد علی خان نے کہا ہے جی، کہ * + + کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی بات ختم کریں، وہ 'واش' کر دیا ہے میں نے۔

وزیر مال: نہیں، میں ان سے کہتا ہوں کیونکہ کبھی اس میں مداخلت ہوئی ہی نہیں ہے، ایسی کوئی مداخلت ہوئی ہی نہیں ہے، بالکل نہیں ہوئی ہے۔ میاں نثار صاحب نے کہا ہے کہ کمشنر، میں اسمبلی کا مشکور ہوں، کابینہ کا مشکور ہوں، اب تو کمشنر کے پاس پٹواری وغیرہ کا اختیار بھی نہیں ہے، یہ اختیار بورڈ آف ریونیو کے پاس ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ اختیار کمشنروں کے پاس ہے، اب یہ اختیار بورڈ آف ریونیو کے پاس ہے۔ انشاء اللہ جی، میں نے جو باتیں کی ہیں اور میں مشکور ہوں، کہ انہوں نے جو تجویز دی ہے اور آپ جو ایک کمیٹی بنا رہے ہیں، بالکل ایسی بنائیں، ہم آپ کو جو ہم نے 'ری سٹرکچرنگ' بورڈ آف ریونیو کی کی ہے، منظوری کی ہوئی ہے تو ہم نے جو سفارشات کی ہیں، وہ بھی ہم آپ کو پیش کر دیں گے، مزید بھی اگر کوئی ایسی ہے جس میں امنڈمنٹ کرنے کی ضرورت ہے، جب 'ری سٹرکچرنگ' ہوتا ہے تو انشاء اللہ، حکومت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو سہولت فراہم کرے، انکے مفاد کا خیال کرے، انشاء اللہ ہم کرنے کیلئے تیار ہیں جی۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ مرید کاظم شاہ صاحب اور ارباب ایوب جان صاحب۔ آج آپ نے تھوڑی بہت جو ری سٹرکچرنگ اور جو یہ باتیں کیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشن جب ہوئی تو اگر اس وقت یہ پیش کی ہوتی تو تین دن اسمبلی کے بچ جاتے لیکن پھر بھی یہ اتنی Brain storming ہوئی، اس اسمبلی میں اتنی زیادہ تجاویز بھی آئیں، کمیٹی بنانے کی بھی آئی، بہت لمبا وقت اخباروں کا بھی اس میں لگا، میڈیا کا بھی کافی ٹائم اس پر لگا، ابھی جو ایشورنسز آپ کی طرف سے Current affairs پر آ گئیں وہ تو اچھی ہیں، فوری فوری اس پر عمل کیا جائے لیکن جس طرح آپ کے سینیئر اراکین نے، لیڈر آف اپوزیشن، گورنمنٹ کی طرف سے عبدالاکبر خان، سب نے وہ کیں، لینڈ ریونیو ایکٹ بہت پرانا ہو چکا ہے، وہ تھوڑی سی امنڈمنٹ اور تھوڑا سا Reformed shape میں لانا وقت کی Requirement ہے اور آپ کے ذہن میں کمپیوٹرائزیشن

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

کی، اشتمال کی اور یہ جو چیز ہیں، یہ ساری وہ کمیٹی ہم تشکیل کر رہے ہیں، کر دی ہے بلکہ، اس کی ریگولر میٹنگز ہو نگی، سارے، جتنے بھی لینڈاونرز ہیں، جو بھی اچھے ذہن کے ساتھ، کھلے ذہن کے ساتھ، میرے صحافی برادری سے بھی، میڈیا کے دوستوں سے بھی کہ وہ بھی اچھی اچھی تجاویز لکھ کے اس کمیٹی کو بھیج دیں لیکن اتنی زیادہ بحث ہوئی اور اتنی اس پر Criticism آئی تو اس سلسلے میں تھوڑے سے فوری اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ریونیو منسٹر صاحب! خاص کر آپ سے میں کہتا ہوں کہ خانہ کاشت میں جو گندے انتقالات ہوتے تھے، Disputes جو ان سے بنتے تھے، اس پر تو فوری پابندی شاید لگی بھی ہے لیکن عمل نہیں ہو رہا ہے، اس پر فوری پابندی لگوائیں کہ کوئی بھی اس کا مرتکب پایا گیا تو اس کو سخت سے سخت سزا، کیا Termination، اس کی نوکری سے برخواستگی کا وہ کیا کریں، اس کی حکم کی تعمیل جو بھی نہ کرے، سیدھا سیدھا نوٹس دیکر Terminate کیا کریں۔ یہ اسمبلی کی طرف سے، پوری اسمبلی کی طرف سے آپ کو یہ، ہدایت ہی سمجھیں۔ ایس ایم بی آر، (مداخلت) بی بی! ہر وقت آپ مداخلت نہ کیا کریں، جب میں رولنگ دے رہا ہوں تو آپ اس میں بھی اٹھ جاتی ہیں۔ تین سال میں آپ اتنا بھی نہیں سیکھ پائی۔ ابھی ایس ایم بی آر کے متعلق اچھی باتیں بھی بہت آئیں، اپوزیشن لیڈر نے بھی کہا، آپ کی گورنمنٹ کی طرف سے، میاں صاحب نے بھی Appreciate کیا، ابھی ان کے امتحان کا وقت ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ محکمہ، تین دن اس پر بحث ہوئی کہ عملی شکل پر کیا Deliver کرتا ہے اور کیا سامنے آتا ہے؟ یہ ہدایت تو پہلے بھی کی جا چکی ہے لیکن اب سختی سے کی جا رہی ہے کہ کوئی بھی پٹواری شہر میں نہ بیٹھے، وہ اپنے حلقے میں اپنا پٹوار خانہ جس طرح پہلے ہوتا تھا، ادھر ہی بیٹھا کرے اور جو ہمارے ممبر صاحب نے آپ کو تجویز دی، آپ نے بھی مانی کہ باہر باقاعدہ بورڈ آویزاں کریں کہ جو سرکاری فیسیں ہیں، جس جس چیز کی، وہ ہر پٹوار خانے کے اوپر بورڈ آویزاں ہو جس میں سرکاری فیسوں کا تعین ہو۔ پھر اگر کوئی خواہ مخواہ ضرور پٹواری کو کچھ دینا چاہتا ہے تو وہ اسکی اپنی مرضی ہے، وہ آپ زور سے تو منع نہیں کر سکتے لیکن کم از کم اتنا ہر زمیندار کو، ہر مالک کو پتہ ہو گا کہ کتنی سرکاری فیس ہے اور کتنا میں فضول پیسہ اپنا ضائع کر رہا ہوں؟ دوسرا ہر ریونیو کے افسر، پٹواری اور سٹاف کیلئے یہ ایک سٹینڈنگ وہ رکھیں، ایس ایم بی آر صاحب، چیف سیکرٹری سب کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ان کے مکمل Assets اور گاڑیاں، گھر کے مکمل کوائف، جو سپیشل کمیٹی بنا رہے ہیں، اس کو ایک ہفتہ نہیں، دو ہفتے کے اندر یہ پورے ان کے Assets کمیٹی کے سامنے پیش کیے جائیں (تالیاں) اور یہ ان کیلئے بھی ہو گا جو ان کے بالا خانوں، پٹوار خانوں میں بیٹھے ہوتے

ہیں، دفتروں میں یہ فضول جو وہ Hire کرتے ہیں، دس دس بندے اور ادھر ریٹائر پٹواری بٹھاتے ہیں، یہ کلچر بھی ختم ہونا چاہیئے (تالیاں) دوسرا جو ہمارا انٹی کرپشن کا اتنا بڑا محکمہ ہم نے بٹھایا ہوا ہے، ان کے ڈائریکٹر اور ان سب کو، بلکہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ایس ایم بی آر کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عملی اقدامات اٹھائیں اور انٹی کرپشن کے محکمے، نیب، ریب اور کرپشن کو ختم کرنے کیلئے دیگر ادارے جو بھی ہیں، ان سب کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عملی اقدامات اٹھائیں اور اپنی ہفتہ وار 'پراگریس' جو ابھی کمیٹی بنی ہے، پوری ہفتہ وار 'پراگریس' اس کمیٹی کو پیش کریں اور تمام معزز اراکین سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی عزت کیلئے، گورنمنٹ کی عزت کیلئے، اپوزیشن کی عزت کیلئے کچھ اجتناب کریں اس محکمے میں جب تک یہ اصلاحات اور یہ کمیٹی بنی ہے، ان کے سامنے یہ ساری وضاحتیں آئیں گی، یہ آپ کی اپنی اسمبلی ہے، یہ ادھر مکمل اس کا ایک 'سیٹ اپ' بنائیں گے تاکہ اتنے، تین دن جو آپ اس پر بحث کر چکے ہیں، اس کا کچھ Outcome ہو، اصلاحات ہوں، ہماری اسمبلی سے لوگوں کی، عوام کی بڑی توقعات ہیں، آپ، ہم سب ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں اور جو ہدایات ادھر سے جاری ہوئی ہیں، مجھے یقین ہے کہ ایس ایم بی آر، چیف سیکرٹری ان کی باقاعدہ ہفتہ وار رپورٹ اسمبلی کو پیش کریں گے۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday afternoon; thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 18 اپریل 2011ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)